باب
دوم

ایمانیات و عبادات

www.ilmkidunya.com

(1) ایمانیات

(الف) توحید کے دلائل اور تقاضے

حاصلاتِ تعلم

- اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:
- توحید کے معنی و مفہوم کو جان سکیں۔
- وجودِ باری تعالیٰ اور توحید کے دلائل سے آگاہ ہو سکیں۔
- توحید و شرک کی اقسام اور توحید کے تقاضوں سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- عملی زندگی میں توحید کے فوائد و ثمرات اور شرک کے نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔
- توحید باری تعالیٰ کی اہمیت جان کر اپنا ایمان مضبوط کر سکیں۔
- وجودِ باری تعالیٰ کے دلائل سے آگاہ ہو کر کفر و الحاد سے بچ سکیں۔
- توحید کے دلائل جان کر شرک سے پاک رہ سکیں۔

سوال ۱: توحید کے دلائل میں سے کون سی دلیلیں اللہ تعالیٰ کی واحدنیت اور اس کی تخلیق میں اس کے اکیلے ہونے کو ثابت کرتی ہیں؟

جواب: **وجودِ باری تعالیٰ اور توحید کے دلائل**

۱۔ توحید کی لغوی اور دینی تعریف

توحید کے لغوی معنی ”ایک ماننا“ اور ”یکتا جاننا“ کے ہیں۔ دین کی اصطلاح میں توحید کا مطلب اللہ تعالیٰ کو اپنی ذات، صفات، ربوبیت، الوہیت اور عبادت میں اکیلا اور لاشریک ماننا ہے۔

۲۔ توحید کی فطری جبلت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو توحید کی فطرت پر پیدا کیا ہے۔ جب انسان اپنی فطرت کے مطابق رہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو اختیار کرتا ہے کیونکہ اللہ کی توحید کا تصور انسان کی فطرت میں ہے۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ (سُوْرَةُ الرُّوْم: 30)

ترجمہ: ”تو آپ اپنا رخ یکسوئی کے ساتھ دین پر قائم رکھیں (یعنی) اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا۔“

۳۔ کائنات میں اللہ تعالیٰ کے وجود کی نشانی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطری طور پر ایسی جبلت دی ہے کہ وہ کائنات کو دیکھ کر اس کے خالق کا تصور کرتا ہے۔ یہ ایک دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا

وجود اور اس کی توحید انسان کی فطرت میں رکھی گئی ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلائل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَیۡرِ شَیۡءٍ اَمۡ هُمُ الۡخٰلِقُوۡنَ ﴿35﴾ اَمۡ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ بَلۡ لَّا یُوۡقِنُوۡنَ ﴿36﴾

(سُوْرَۃُ الطُّوْر: 35-36)

ترجمہ: ''کیا وہ کسی (خالق) کے بغیر ہی پیدا کیے گئے ہیں یا وہ خود ہی (اپنے) خالق ہیں۔ کیا انھوں نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے (ہرگز نہیں) بلکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ یقین نہیں رکھتے۔''

اس آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کائنات کی تخلیق کا کوئی بھی منطقی جواب خود بخود وجود میں آنا نہیں ہو سکتا، بلکہ اس کے پیچھے ایک خالق یعنی ان کو پیدا کرنے والا ضرور کوئی ہے۔

۵۔ کائنات میں نظم و ضبط کا دلائل

کائنات میں نظم و ضبط، جیسے آسمانوں اور زمینوں کا توازن، تمام مخلوقات کی مخصوص ترتیب اور یکسانیت یہ ثابت کرتی ہے کہ ایک خالق ہے جو ان سب چیزوں کو کنٹرول کر رہا ہے۔

ترجمہ: ''وہ جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے تم رحمٰن کی تخلیق میں کوئی فرق نہیں دیکھو گے تو تم نگاہ ڈالو (اور دیکھو) کیا تمھیں کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ پھر تم دوبارہ نگاہ ڈالو نگاہ تھک ہار کر تمھاری طرف ناکام پلٹ آئے گی۔'' (سُوْرَۃُ الْمُلْک: 3-4)

۶۔ کائنات میں کوئی تضاد نہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَا الشَّمۡسُ یَنۡۢبَغِیۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ وَلَا الَّیۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِیۡ فَلَكٍ یَّسۡبَحُوۡنَ ﴿40﴾

(سُوْرَۃُ یٰسٓ: 40)

ترجمہ: ''نہ سورج سے ہو سکتا ہے کہ وہ چاند کو پکڑ لے اور نہ ہی رات دن سے پہلے آسکتی ہے۔ اور سب (اپنے اپنے) دائرے میں تیر رہے ہیں۔''

یہ آیت اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ کائنات کا نظام ایک ترتیب کے ساتھ چل رہا ہے اور اس میں کوئی تضاد یا خلل نہیں ہے۔

۷۔ متعدد خالق ہونے کا امکان

لَوۡ كَانَ فِیۡهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ (سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء: 22)

ترجمہ: ''اگر ان (آسمان اور زمین) میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور (بھی) معبود ہوتے تو یقیناً دونوں درہم برہم ہو جاتے۔''

اس آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر ایک سے زیادہ خالق ہوتے تو کائنات کا نظام برباد ہو جاتا۔

۸۔ انسانی وجود میں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَفِیۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ (21) (سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت: 21)

ترجمہ: ''اور تمھاری ذات میں بھی (نشانیاں ہیں) تو کیا تم دیکھتے نہیں۔''

www.ilmkidunya.com

انسانی جسم اور اس کے مختلف نظام، جیسے کہ دل کا نظام اور مواصلاتی نظام، اللہ تعالیٰ کی عظیم تخلیق کی گواہی دیتے ہیں۔

۹۔ عقیدہ توحید کی اہمیت

انسانی وجود اور کائنات کے نظم و ضبط میں اللہ تعالیٰ کی توحید کی واضح نشانیاں ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں اور یہی عقیدہ توحید کہلاتا ہے۔

سوال ۲: توحید کی تین اقسام کیا ہیں اور ہر ایک کو بیان کریں؟

جواب: توحید کی اقسام

۱۔ توحید ربوبیت

توحید ربوبیت کا مطلب یہ ہے کہ انسان ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: ''اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا، کیا تمھارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو، وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔'' (سُوْرَۃُ الرُّوْم:40)

۲۔ توحیدِ اُلوہیت

توحیدِ اُلوہیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ اس میں انسان کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا جائز نہیں اور اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام کے تحت گزارنا توحیدِ اُلوہیت ہے۔

قرآن مجید کا ارشاد ہے

ترجمہ: ''جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔''
(سُوْرَۃُ الْکَھْف:110)

۳۔ توحیدِ اسماء و صفات

توحیدِ اسماء و صفات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماء و صفات میں یکتا اور تنہا مانا جائے۔ اس میں یہ اعتقاد شامل ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد اور اکیلا ہے، اسی طرح وہ اپنے اسماء، صفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

سوال ۳: شرک کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟ مختصر بیان کریں۔

جواب: شرک کی تعریف

شرک کے لغوی معنی ''حصہ داری'' اور ''ساجھے داری'' کے ہیں۔ دین کی اصطلاح میں شرک کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا ان کے تقاضوں میں کسی اور کو اس کا شریک ٹھہرانا۔

www.ilmkidunya.com

شرک کی اقسام

۱۔ ذات میں شرک

ذات میں شرک کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حقیقت میں کسی اور کو اس کا ہمسر یا برابر سمجھا جائے۔ جیسے دو یا تین خدا ماننا، یا اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُولَدْ (3) (سُوْرَةُ الْاِخْلَاص: 3)

ترجمہ: ''نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔''

۲۔ صفات میں شرک

صفات میں شرک کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسی صفات کسی دوسرے کے لیے ماننا، جیسے کسی اور کو قادر مطلق، علیم، بصیر یا ازلی وابدی سمجھنا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (سُوْرَةُ الشُّوْرٰى: 11)

ترجمہ: ''اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں۔''

۳۔ صفات کے تقاضوں میں شرک

صفات کے تقاضوں میں شرک یہ ہے کہ جن صفات کی بنیاد پر صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت، اطاعت، محبت اور شکر واجب ہے، وہ کسی اور کے لیے کی جائے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے بجائے کسی اور کے سامنے سجدہ کرنا، کسی اور سے حاجت روائی کی امید رکھنا یا کسی کے قانون کو اللہ تعالیٰ کے قانون پر ترجیح دینا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (سُوْرَةُ الْاَسْرَاء: 23)

ترجمہ: ''کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔''

سوال ۴: توحید کی اہمیت اور فوائد و ثمرات تحریر کریں۔

جواب: **عقیدۂ توحید کے تقاضے**

شرک سے بچاؤ

عقیدۂ توحید کا تقاضا ہے کہ انسان ہر قسم کے شرکیہ تصورات اور اعمال سے دور رہے، چاہے وہ بت پرستی ہو یا کسی اور سے حاجت روا ہونے کی امید۔

محض اللہ تعالیٰ پر توکل

اپنی ضروریات اور مسائل کے حل کے لیے صرف اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا اور اسی پر بھروسا رکھنا۔

www.ilmkidunya.com

محبتِ الٰہی
انسان کے دل میں سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ کی ہو اور اسی کے لیے دل دھڑکے۔

اطاعتِ الٰہی
اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق گزارنا۔

خشیتِ الٰہی
اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنا اور اس کی ناراضی سے بچنے کی کوشش کرنا۔

دعا اور نذر فقط اللہ تعالیٰ کے لیے
دعا مانگنا، نذر ماننا اور سجدہ کرنا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہونا چاہیے۔

عملی زندگی میں توحید کے فوائد و ثمرات
جو شخص عقیدۂ توحید پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے تقاضوں پر عمل کرتا ہے تو اس کے فکر و عمل میں خوشگوار تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جن کا جائزہ درج ذیل امور میں لیا جاتا ہے:

عزتِ نفس کی حفاظت
توحید انسان کو عزتِ نفس عطا کرتی ہے اور اسے دنیا کے سامنے جھکنے سے بچاتی ہے۔

عجز و انکساری کی دولت
انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی اختیار کرتا ہے اور خود کو اس کا محتاج سمجھتا ہے۔

عزم و ہمت
عقیدۂ توحید سے انسان میں پختہ عزم، حوصلہ اور نیکیوں پر قائم رہنے کی قوت پیدا ہوتی ہے۔

استقامت اور بہادری
اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھنے والا شخص صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اس لیے وہ بہادر اور ثابت قدم ہوتا ہے۔

قناعت اور غنا
توحید پر ایمان انسان کو بے نیازی سکھاتا ہے اور وہ مخلوق کے بجائے خالق سے امید رکھتا ہے۔

شخصیت کی نشوونما
توحید انسان کی شخصیت میں توازن، اطمینان، صبر، شکر اور مقصدیت پیدا کرتی ہے۔

سوال ۵: عملی زندگی میں شرک کے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

جواب: عملی زندگی میں شرک کے نقصانات

عقیدۂ توحید سے محرومی اور شرک کے ارتکاب سے انسان کی عملی زندگی پر جو خوفناک اثرات مرتب ہوتے ہیں، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

ا۔ انسانیت کی توہین
اللہ تعالیٰ نے انسان کو صرف اپنی ذات کے سامنے جھکنے کا حکم دیا ہے۔ جب انسان غیر اللہ (پتھروں، درختوں، مورتیوں وغیرہ) کے

www.ilmkidunya.com

سامنے جھکتا ہے تو وہ اپنی عزتِ نفس کو پامال کرتا ہے اور انسانیت کی توہین کا مرتکب ہوتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی

شرک اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کی خلاف ورزی ہے۔ قرآنِ مجید میں شرک کو گناہ عظیم قرار دیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے:

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ (سورۃ الحج: 31)

ترجمہ: ''اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے تو (اس کا حال ایسا ہے کہ) جیسے وہ آسمان سے گر پڑا پھر (یا تو) اسے پرندے (راہ میں سے) اچک لے جاتے ہیں یا ہوا اسے لے جا کر پھینک دیتی ہے۔''

۳۔ خوف اور وہم میں مبتلا ہونا

شرک انسان کو توکل علی اللہ سے محروم کر دیتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ مختلف مخلوقات اور غیر حقیقی طاقتوں سے ڈرنے لگتا ہے۔

۴۔ پریشانی اور بے چینی کا شکار ہونا

شرک انسان کے دل و دماغ سے سکون اور یکسوئی چھین لیتا ہے۔ وہ ہر چھوٹی بڑی بات پر اُلجھن میں پڑ جاتا ہے اور حقیقی مقصدِ حیات سے دُور ہو جاتا ہے۔

۵۔ فکر و عمل کی تباہی

شرک انسان کی فکری صلاحیت اور عمل کی قوت کو مفلوج کر دیتا ہے۔ وہ نہ صحیح سوچ سکتا ہے نہ درست قدم اٹھا سکتا ہے، یوں اس کی زندگی الجھ کر رہ جاتی ہے۔

حل مشقی سوالات

سوال ۱: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات، ربوبیت، الوہیت اور عبادت میں اکیلا ماننا کہلاتا ہے:
(الف) توحید (ب) اطاعت (ج) اتباع (د) آخرت

(ii) کائنات میں مختلف جہانوں کا وجود اور ان میں اختلاف و تنوع پتا دیتا ہے:
(الف) ٹیکنالوجی کا (ب) ترقی کا (ج) خالقِ حقیقی کا (د) قربِ قیامت کا

(iii) انسانی وجود کا ایک ایک حصہ گواہی دیتا ہے:
(الف) طبی ترقی کی (ب) انسان کی عظمت کی (ج) انسانی کمزوری کی (د) اللہ تعالیٰ کے وجود کی

(iv) انسان میں عاجزی و انکساری کی صفت پیدا ہوتی ہے:
(الف) فرشتوں پر ایمان لانے سے (ب) عقیدہ توحید پر ایمان لانے سے
(ج) عقیدہ تقدیر پر ایمان لانے سے (د) آسمانی کتب پر ایمان لانے سے

(v) مشرک شخص کے دل میں پیدا ہوتا ہے:
(الف) خوف (ب) محبت (ج) نفرت (د) رعب

جوابات

(i)	(الف)	(ii)	(ج)	(iii)	(د)	(iv)	(ب)	(v)	(الف)

اہم کثیر الانتخابی سوالات

۱۔ توحید کے لغوی معنی کیا ہیں؟

(الف) ایک ماننا اور اکیلا جاننا (ب) کثرت ماننا (ج) تقسیم کرنا (د) کسی کو شریک ٹھہرانا

۲۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس فطرت پر پیدا فرمایا؟

(الف) توحید کی فطرت (ب) شرک کی فطرت (ج) لذت کی فطرت (د) بے ربط فطرت

۳۔ ''کیا وہ کسی (خالق) کے بغیر ہی پیدا کیے گئے ہیں؟'' یہ آیت کس موضوع پر روشنی ڈالتی ہے؟

(الف) توحید (ب) شرک (ج) تقدیر (د) معجزات

۴۔ کائنات میں مختلف جہانوں کا وجود کس کا پتا دیتا ہے؟

(الف) خالق کے وجود کا (ب) انسان کے ذہن کی تخلیق کا (ج) علم کی موجودگی کا (د) مخلوقات کے تنازع کا

۵۔ ''وہ جس نے سات آسمان اوپر نیچے بنائے'' یہ آیت کس موضوع پر روشنی ڈالتی ہے؟

(الف) اللہ کی تخلیق میں نظم وضبط (ب) انسان کی فطرت (ج) علم وحکمت (د) تقدیر

۶۔ ''توحید ربوبیت'' کا مفہوم کیا ہے؟

(الف) اللہ ہی ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ہے (ب) اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرنا

(ج) اللہ کے صفات کو ماننا (د) اللہ کے رسولوں پر ایمان لانا

۷۔ ''توحید الوہیت'' کا مفہوم کیا ہے؟

(الف) اللہ ہی معبود برحق ہے (ب) اللہ کی صفات میں شریک کوئی نہیں

(ج) اللہ کا ہمسر کوئی نہیں (د) اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا

۸۔ ''توحید اسماء وصفات'' کا مفہوم کیا ہے؟

(الف) اللہ کے اسماء اور صفات میں وہ یکتا ہے (ب) اللہ کی ذات میں کوئی شریک نہیں

(ج) اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا (د) اللہ کے افعال میں کوئی شریک نہیں

۹۔ شرک کی ایک قسم ''صفات میں شرک'' کی کیا مثال ہو سکتی ہے؟

(الف) کسی دوسرے میں اللہ تعالیٰ کی صفات ماننا (ب) کسی کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا ماننا

(ج) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کی عبادت کرنا (د) کسی کو معبود سمجھنا

۱۰۔ ''اگر ان آسمان اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود ہوتے تو یقیناً دونوں درہم برہم ہو جاتے'' یہ آیت کس پر دلالت کرتی ہے؟

(الف) توحید (ب) شرک (ج) تقدیر (د) رسالت

جوابات

۱۔	(الف)	۲۔	(الف)	۳۔	(الف)	۴۔	(الف)	۵۔	(الف)
۶۔	(الف)	۷۔	(الف)	۸۔	(الف)	۹۔	(الف)	۱۰۔	(الف)

سوال 2: مختصر جواب دیں۔

(i) توحید کا معنی ومفہوم تحریر کریں۔

جواب: توحید کا لغوی معنی ''ایک ماننا'' اور ''یکتا جاننا'' ہے۔ دین کی اصطلاح میں توحید کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی ذات، صفات، ربوبیت،

www.ilmkidunya.com

عبادت اور الوہیت میں اکیلا اور لاشریک مانا جائے۔

(ii) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی ایک دلیل تحریر کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی ایک دلیل یہ ہے کہ کائنات کا نظام اور اس کی تمام مخلوقات کا اتفاق اور ترتیب اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ ان سب کا ایک ہی خالق ہے، جو کہ اللہ تعالیٰ ہے۔

(iii) مظاہر قدرت سے وجود باری تعالیٰ کی کوئی ایک دلیل تحریر کریں۔

جواب: مظاہر قدرت سے وجود باری تعالیٰ کی ایک دلیل یہ ہے کہ زمین و آسمان اور ان میں موجود تمام مخلوقات کا ایک خاص نظام اور توازن اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ ان کا خالق ایک ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے۔

(iv) توحید کی کوئی سی دو اقسام بیان کریں

جواب: توحید کی دو اقسام درج ذیل ہیں:

توحید ربوبیت: اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ماننا۔

توحید الوہیت: اللہ تعالیٰ کو معبود برحق ماننا اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

(v) عملی زندگی میں شرک کے نقصانات کا جائزہ لیں؟

جواب: شرک کے ارتکاب سے انسان کی عملی زندگی میں خوف، پریشانی اور ذہنی انتشار پیدا ہوتا ہے۔ شرک انسان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں یکسوئی سے محروم کر دیتا ہے اور اس کی روحانیت اور ایمانی قوت کو کمزور کر دیتا ہے۔ اس کے نتیجے میں انسان دنیاوی اور دینی ترقی سے محروم ہو جاتا ہے

اہم مختصر جوابی سوالات

۱۔ توحید کی تعریف کیا ہے؟

جواب: توحید کا مفہوم اللہ تعالیٰ کو اپنی ذات، صفات، ربوبیت، عبادت اور الوہیت میں اکیلا اور لاشریک ماننا ہے۔ یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کی یکتائی اور اس کی مکمل خود مختاری پر ایمان رکھنے کا نام ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس فطرت پر پیدا کیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو توحید کی فطرت پر پیدا کیا ہے، یعنی انسان کا دل اور دماغ اللہ تعالیٰ کی واحدیت کو تسلیم کرنے کے لیے تیار ہیں۔

۳۔ کائنات کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی یکتائی کی ایک دلیل کیا ہے؟

جواب: کائنات کی تخلیق میں اس کا نظام اور توازن اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اس کا خالق ایک ہے، کیونکہ اگر متعدد خالق ہوتے تو کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔

۴۔ توحید اسماء و صفات کیا ہے؟

جواب: ''توحید اسماء و صفات'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء اور صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی بھی دوسرے کو برابر نہیں مانا جا سکتا۔

۵۔ توحید الوہیت کیا ہے؟

جواب: ''توحید الوہیت'' کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی

عبادت کرنا جائز نہیں ہے۔

۶۔ **شرک کیا ہے؟**

جواب: ''شرک'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک ٹھہرانا، مثلاً کسی دوسرے کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر یا شریک سمجھنا۔

۷۔ **توحید ربوبیت کی مثال دیں۔**

جواب: ''توحید ربوبیت'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ ہی ہے جو انسان کو پیدا کرتا ہے، رزق دیتا ہے اور موت کے بعد زندگی دیتا ہے۔

۸۔ **شرک کی کیا اقسام ہیں؟**

جواب: شرک کی تین اقسام ہیں:

ذات میں شرک: اللہ تعالیٰ کی حقیقت میں کسی اور کو شریک ٹھہرانا۔

صفات میں شرک: اللہ تعالیٰ کی صفات کو کسی اور میں ماننا۔

صفات کے تقاضوں میں شرک: اللہ تعالیٰ کے قوانین اور اختیارات میں کسی اور کو شریک سمجھنا۔

۹۔ **توحید کے عملی فوائد کیا ہیں؟**

جواب: عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان کو عزت نفس، عزم و ہمت، استقامت، قناعت اور غنا اور شخصی نشوونما حاصل ہوتی ہے، جس سے اس کی زندگی میں سکون اور توازن آتا ہے۔

۱۰۔ **شرک کے اثرات انسان کی زندگی پر کیا ہوتے ہیں؟**

جواب: شرک انسان کو خوف، پریشانی، ذہنی انتشار اور روحانی کمی کا شکار کر دیتا ہے۔ یہ انسان کو یکسوئی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو کمزوری میں مبتلا کر دیتا ہے، جس سے وہ دینی اور دنیاوی ترقی سے محروم ہو جاتا ہے۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں۔

1۔ **توحید کی اہمیت اور فوائد و ثمرات تحریر کریں۔**

جواب: دیکھیے سوال نمبر۴

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

- طلبہ وجود باری تعالیٰ اور کائنات میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے بارے میں مواد تلاش کر کے کمرا جماعت میں پیش کریں۔
- اثبات توحید اور رد شرک کے عقلی و نقلی دلائل جمع کریں۔
- مندرجہ ذیل میں سے ایسے کاموں کی نشان دہی کریں جو عملی شرک کہلاتی ہیں:

■ مخلوق کو سجدہ کرنا ■ جھوٹ بولنا ■ مظاہر فطرت کی پرستش کرنا ■ خیانت کرنا

www.ilmkidunya.com

(ب) رسالتِ محمدی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کی خصوصیات

www.ilmkidunya.com

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- عقیدۂ رسالت کا معنی و مفہوم جان سکیں۔
- وحی کی تعریف، اہمیت، اقسام اور اس کی مختلف صورتوں کو جان سکیں۔
- رسالتِ محمدی کی خصوصیات اور معجزات کا فہم حاصل کر سکیں۔
- عقیدۂ ختمِ نبوت کے عقلی و نقلی دلائل کا جائزہ لے سکیں۔
- رسالتِ محمدی کی خصوصیات جان کر اس پر ایمان کامل، محبت، اطاعت و اتباع اور تعظیم و توقیر کا مظاہرہ کر سکیں۔
- عقیدۂ ختمِ نبوت کے تقاضوں کو سمجھ کر دعوتِ دین اور حفاظتِ دین کا فریضہ سرانجام دے سکیں اور منکرِ ختمِ نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھ سکیں۔

سوال ۱: رسالت اور وحی کی تعریف کریں، وحی کی اقسام بیان کریں اور وحی کی تین صورتوں کو مختصر طور پر بیان کریں۔

جواب: ۱۔ رسالت کا مفہوم

رسالت کے لغوی معنی "پیغام پہنچانا" کے ہیں۔ عقیدۂ رسالت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءِ کرام علیہم السلام کو دنیا میں بھیجا۔ پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور آخری نبی حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام کو مختلف اوقات میں وحی کے ذریعے اپنا پیغام پہنچایا۔

۲۔ وحی کی تعریف

وحی کے لغوی معنی "اشارہ کرنا" یا "چپکے سے دل میں بات ڈال دینا" کے ہیں۔ اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا اپنے کسی رسول کی طرف فرشتے کے ذریعے پیغام بھیجنا یا براہِ راست اس کے دل میں بات ڈال دینا یا پردے کے پیچھے سے اسے سنوا دینا، "وحی" کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام علیہم السلام پر وحی کے ذریعے اپنے احکام نازل فرمائے۔

۳۔ وحی کی اقسام

وحی کی دو اقسام ہیں: (i) وحی متلو (ii) وحی غیر متلو

(i) وحی متلو

وحی متلو سے مراد ایسی وحی ہے جس کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور اس کی تلاوت کی جاتی ہے، جیسا کہ قرآن مجید ہے۔

(ii) وحی غیر متلو

وحی غیر متلو سے مراد ایسی وحی ہے جو رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کے قلب مبارک پر صرف معانی اور مضامین کی شکل میں القا کی گئی ہو اور

ان معانی کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے الفاظ سے، افعال سے، یا دونوں سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے بیان فرمایا۔

۴۔ وحی کی تین صورتیں

اللہ تعالیٰ نے وحی کی تین صورتیں سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 51 میں بیان فرمائی ہیں:

پہلی صورت: اللہ تعالیٰ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں جاگتے یا خواب میں کوئی بات ڈال دیتا ہے۔

دوسری صورت: پردے کے پیچھے سے اللہ تعالیٰ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کرتا ہے۔

تیسری صورت: اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے نبی کو پیغام بھیجتا ہے۔

سوال ۲: رسالتِ محمدی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہم خصوصیات بیان کریں اور ہر ایک کی وضاحت کریں۔

جواب: **رسالتِ محمدی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات**

سابقہ انبیاءِ کی صفات کا جمع ہونا

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں سابقہ انبیاءِ کرام علیہم السلام کی صفات کو جمع کر دیا اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی خصوصیات عطا کیں جو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کسی نبی یا رسول کو نہیں دی گئیں۔

ختمِ نبوت

نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا سلسلہ حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مکمل ہو گیا ہے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

محفوظ کتاب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے اور یہ کتاب اپنی اصل حالت میں محفوظ ہے۔

شفاعت

نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کے دن اپنی امت کے لیے شفاعت کا اختیار دیا جائے گا، تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنی امت کی بخشش کی درخواست کریں۔

حوضِ کوثر

نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کے دن حوضِ کوثر سے اپنی امت کو پانی پلانے کا شرف حاصل ہوگا۔

مقامِ محمود

نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کے دن مقامِ محمود عطا کیا جائے گا، جہاں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص عزت اور مرتبہ دیا جائے گا۔

رسالتِ محمدی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتیازی حیثیت

عقیدۂ رسالتِ محمدی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتیازی حیثیت کا اقرار نہ کیا جائے، یعنی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول تسلیم کیا جائے۔

۱۔ عالم گیریت

نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کسی خاص علاقے یا قوم کے لیے نہیں تھی، بلکہ پوری دنیا اور قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے تھی۔

www.ilmkidunya.com

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا (سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف: 158)

ترجمہ: ”آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) فرما دیجیے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔“

۲۔ ابدیت

قیامت تک آنے والے ہر انسان کے لیے رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیروی لازمی ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شریعت نے تمام سابقہ شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: 85)

ترجمہ: ”اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔“

۳۔ کاملیت

حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا، وہ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی آمد پر مکمل ہو گیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دین مکمل عطا کیا گیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃ: 3)

ترجمہ: ”آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطور دین پسند کر لیا۔“

۴۔ محفوظ کتاب

سابقہ انبیاءِ کرام علیہم السلام پر نازل ہونے والی کتب یا تو نابود ہو چکی ہیں یا ان میں تبدیلیاں ہو چکی ہیں، لیکن قرآنِ مجید آج بھی اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿9﴾ (سُوْرَۃُ الْحِجْر: 9)

ترجمہ: ”بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔“

۵۔ محفوظ سیرت

نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سیرت اور سنت کی حفاظت کا انتظام اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ارشادات اور حالاتِ زندگی محفوظ ہیں، جن سے قیامت تک آنے والے انسان رہنمائی لیتے رہیں گے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب: 21)

www.ilmkidunya.com

ترجمہ: "یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات مبارکہ میں بہترین نمونہ ہے۔"

۲۔ ختمِ نبوت

نبوت کا سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا، وہ حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گیا ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مکمل اور کامل شریعت عطا کی گئی ہے، جس نے تمام سابقہ شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔
نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت کے ساتھ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ (سُوْرَةُ الْاَحْزَاب:40)

ترجمہ: "نہیں ہیں محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔"

سوال ۳: عقیدۂ ختمِ نبوت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: ۱۔ احادیث مبارکہ میں ختم نبوت کا بیان

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعدد احادیث میں ختم نبوت کا واضح اعلان فرمایا۔

فرمانِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (صحیح بخاری:3535)

ترجمہ: "میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا"
ایک اور حدیث میں فرمایا:
ترجمہ: "بنی اسرائیل میں جب ایک نبی وفات پاجاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا" (صحیح بخاری:3455)

۲۔ مسیلمہ کذاب کا جھوٹا دعویٰ اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جہاد کا حکم

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کذاب (جھوٹا) قرار دیا اور اس کے خلاف جہاد کا حکم دیا۔

۳۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع اور جنگِ یمامہ

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ختم نبوت کے عقیدے پر مکمل اتفاق کیا۔ جنگِ یمامہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کیا۔ سیکڑوں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، خصوصاً حفاظِ قرآنِ مجید اس جنگ میں شہید ہوئے۔

۴۔ جھوٹے مدعیانِ نبوت کے خلاف صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اقدام

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کے جھوٹے دعویداروں جیسے اسود عنسی، سجاح اور طلیحہ بن خویلد کے خلاف صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جہاد کیا اور انھیں قتل کیا۔ بعد میں طلیحہ نے توبہ کرکے دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔

۵۔ اُمت کا متفقہ موقف

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور ہی سے یہ فیصلہ طے ہو گیا کہ:

www.ilmkidunya.com

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا اور کذاب ہے۔"

۶۔ آئینِ پاکستان اور ختمِ نبوت

آئینِ پاکستان 1973ء کے مطابق:

"مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی مانے"۔

لہٰذا جو شخص نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبی یا مصلح مانے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

سوال ۴: عقیدۂ ختمِ نبوت کے عقلی دلائل کیا ہیں اور یہ عقیدہ مسلمانوں سے کیا تقاضا کرتا ہے؟

جواب: ا۔ عقیدۂ ختمِ نبوت کے عقلی دلائل

عقیدہ ختم نبوت کے کئی عقلی دلائل بھی موجود ہیں:

دین کا مکمل ہونا

قرآنِ مجید میں دین کے مکمل ہونے کا ذکر موجود ہے۔ جب دین مکمل ہو گیا تو عقل یہ تقاضا کرتی ہے کہ اب کسی نئے نبی یا دین کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

قرآنِ مجید و سیرت کا محفوظ ہونا

قرآنِ مجید اور سیرتِ طیبہ مکمل طور پر محفوظ ہیں۔ اگر یہ محفوظ نہ ہوتے تو ممکن تھا کہ کسی نئی وحی کی ضرورت پیش آتی، لیکن چونکہ ہدایت کی اصل کتاب اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت دونوں محفوظ ہیں، اس لیے اب نئی نبوت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

۲۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کے ثبوت کے طور پر بے شمار معجزات عطا فرمائے، جن کا ذکر قرآن و حدیث میں تفصیل سے موجود ہے:

(۱)	واقعہ اسراء و معراج	(۲)	جسم اطہر سے خوشبو آنا	(۳)	فرشتوں کے ذریعے مدد
(۴)	چاند کا دو ٹکڑے ہونا	(۵)	درختوں اور پتھروں سے ہم کلام ہونا	(۶)	جانوروں کا کلام کرنا
(۷)	انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہونا	(۸)	کھانے پینے کی اشیا میں برکت	(۹)	لعابِ دہن کا شفا بن جانا
(۱۰)	جوامع الکلم کا حامل ہونا (یعنی مختصر مگر جامع الفاظ)				

۳۔ عقیدۂ ختمِ نبوت کا تقاضا

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ:

(۱) ہم آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین پر مکمل عمل کریں۔

(۲) اس دین کو دوسروں تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

قرآنِ مجید اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ پوری انسانیت کے لیے کافی ہدایت ہے اور ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے انسان کے لیے اس میں رہنمائی موجود ہے۔

www.ilmkidunya.com

حل مشقی سوالات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) رسالت کا لغوی معنی ہے:

(الف) علم حاصل کرنا (ب) پیغام پہنچانا (ج) عبادت کرنا (د) راز جاننا

(ii) انبیائے کرام علیہ السلام کی طرف بھیجے جانے والے اللہ تعالیٰ کے کلام کو کہتے ہیں:

(الف) تلاوت (ب) بات (ج) اشارہ (د) وحی

(iii) مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اسے قرار دیا:

(الف) کذاب (ب) منافق (ج) ملعون (د) افترا پرداز

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، اس عقیدہ کو کہتے ہیں:

(الف) عقیدۂ تقدیر (ب) عقیدۂ آخرت (ج) عقیدۂ توحید (د) عقیدۂ ختم نبوت

(v) جنگ یمامہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کثیر تعداد میں جام شہادت نوش کر کے دفاع کیا:

(الف) عقیدۂ ختم نبوت کا (ب) مدینہ منورہ کا (ج) مسجد نبوی کا (د) مکہ مکرمہ کا

جوابات

(i)	(ب)	(ii)	(د)	(iii)	(الف)	(iv)	(د)	(v)	(الف)

اہم کثیر الانتخابی سوالات

(۱) وحی کے لغوی معنی ہیں:

(الف) روشنی دینا (ب) آواز لگانا (ج) اشارہ کرنا (د) نصیحت کرنا

(۲) ایسی وحی جس کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں، کیا کہلاتی ہے؟

(الف) وحی غیر متلو (ب) تفسیر (ج) حدیث (د) وحی متلو

(۳) قرآن پاک کس قسم کی وحی ہے؟

(الف) وحی غیر متلو (ب) خواب (ج) وحی متلو (د) بصیرت

(۴) نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کس قوم یا علاقے کے لیے تھی؟

(الف) قریش (ب) اہل مدینہ (ج) پوری دنیا کے لیے (د) عرب کے لیے

(۵) قرآن پاک کے مطابق دین مکمل کر دیا گیا، یہ اعلان کس آیت میں کیا گیا؟

(الف) "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ" (ب) "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ"

(ج) "اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ" (د) "وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ"

www.ilmkidunya.com

(۶) انبیائے کرام علیہ السلام کی طرف پیغام پہنچانے کے لیے عام طور پر کون بھیجا جاتا تھا؟

(الف) نبی (ب) فرشتہ (ج) بزرگ (د) ولی

(۷) قرآن وسنت کی حفاظت کا ذمہ کس نے لیا ہے؟

(الف) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے (ب) علمائے دین نے (ج) خود اللہ تعالیٰ نے (د) اولیاء اللہ نے

(۸) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے معجزات میں سے ایک یہ بھی تھا کہ:

(الف) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہاتھ سے سونا نکلتا (ب) درختوں اور پتھروں نے کلام کیا

(ج) سورج رک جاتا (د) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آسمان پر اڑتے

(۹) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ختمِ نبوت کے دفاع میں جنگ کی، یہ جنگ کہلاتی ہے:

(الف) جنگِ بدر (ب) جنگِ خندق (ج) جنگِ یمامہ (د) جنگِ احد

(۱۰) آئینِ پاکستان کے مطابق مسلمان وہ ہے جو:

(الف) صرف توحید پر ایمان رکھے (ب) صرف نماز پڑھے

(ج) صرف قرآن مانے (د) محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی مانے

جوابات

۱-	(ج)	۲-	(د)	۳-	(ج)	۴-	(ج)	۵-	(ب)
۶-	(ب)	۷-	(ج)	۸-	(ب)	۹-	(ج)	۱۰-	(د)

سوال 2: مختصر جواب دیں۔

(i) وحی کا معنی ومفہوم بیان کریں۔

جواب: وحی کے لغوی معنی "اشارہ کرنا" یا "چپکے سے بات پہنچانا" کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں وحی اس پیغام کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مختلف اوقات میں اپنے منتخب بندوں یعنی انبیائے کرام علیہم السلام کو براہِ راست یا فرشتے کے ذریعے عطا فرماتا ہے۔ یہ پیغام ہدایت کے لیے ہوتا ہے۔

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سیرت کی حفاظت کے حوالے سے مختصراً تحریر کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سیرت، اقوال، افعال اور اعمال کی حفاظت کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بعد میں محدثین کو ذریعہ بنایا۔ احادیث کی کتابوں میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سیرت کو ترتیب سے محفوظ کیا گیا ہے تاکہ قیامت تک آنے والے انسانوں کو ہدایت حاصل ہو۔

(iii) وحی متلو اور غیر متلو میں فرق واضح کریں۔

جواب: وحی متلو وہ وحی ہے جس کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور اس کی تلاوت کی جاتی ہے جیسا کہ قرآن مجید۔

وحی غیر متلو وہ وحی ہے جو رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قلب مبارک پر صرف معانی ومضامین کی شکل میں القا کی گئی ہو اور ان معانی کو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے کبھی اپنے الفاظ سے، کبھی اپنے افعال سے اور کبھی دونوں سے بیان فرمایا ہو۔

www.ilmkidunya.com

(iv) رسالتِ محمدی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو امتیازی خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انسانیت کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

یہ دونوں خصوصیات آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء پر ممتاز کرتی ہیں۔

(v) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی سے چار معجزات تحریر کریں۔

جواب: (i) قرآن مجید کا نازل ہونا، جو قیامت تک باقی رہے گا۔

(ii) چاند کا دو ٹکڑے ہونا۔

(iii) درختوں اور پتھروں کا آپ سے ہم کلام ہونا۔

(iv) کھانے پینے کی چیزوں میں دستِ مبارک کی برکت کا نزول ہونا۔

اہم مختصر جوابی سوالات

(۱) عقیدۂ رسالت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: عقیدۂ رسالت سے مراد یہ یقین رکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے ہر دور میں رسول بھیجے۔ ان میں سب سے آخری اور مکمل پیغام حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے عطا ہوا اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

(۲) نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟

جواب: نبی وہ ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ وحی عطا فرماتا ہے، لیکن نئی شریعت نہیں دیتا۔

رسول وہ نبی ہوتا ہے جسے نئی شریعت اور قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا ہے۔

ہر رسول نبی ہوتا ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔

(۳) حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: کیونکہ قرآن پاک میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں"۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت قیامت تک کے لیے مکمل اور کافی ہے۔

(۴) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا مقصد کیا تھا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا مقصد انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا، توحید کا پیغام دینا، اخلاقی و روحانی اصلاح کرنا اور ظلم و جاہلیت کا خاتمہ کرنا تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کے لیے رحمت بن کر آئے۔

(۵) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کا بنیادی پیغام اللہ تعالیٰ کی عبادت، عدل، سچائی، محبت، مساوات اور خدمتِ خلق ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر پہلو پر ہدایت عطا فرمائی۔

www.ilmkidunya.com

(۶) ختمِ نبوت پر ایمان کیوں ضروری ہے؟

جواب: ختم نبوت پر ایمان اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ جو شخص حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بعد کسی کو نبی مانے، وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ یہ ایمان دین کی حفاظت اور یکجہتی کے لیے ضروری ہے۔

(۷) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سیرت کو جاننے کا ذریعہ کیا ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سیرت کو جاننے کے اہم ذرائع قرآن، احادیث، سیرت کی کتب اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال و اعمال ہیں۔ محدثین نے سیرت طیبہ کو بڑی محنت اور دیانت سے محفوظ کیا ہے۔

(۸) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اُسوہ حسنہ کس طرح ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے؟

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زندگی ہر شعبہ میں مکمل نمونہ ہے، خواہ وہ عبادت ہو، معاملات ہوں، سیاست یا معاشرت ہو۔ اگر ہم آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلیں تو دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

(۹) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رسالت کا دائرہ کہاں تک پھیلا ہوا ہے؟

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رسالت صرف عربوں یا ایک قوم کے لیے نہیں، بلکہ تمام انسانوں، جنوں اور قیامت تک کی آنے والی نسلوں کے لیے ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔

(۱۰) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ایمان لانے کے تقاضے کیا ہیں؟

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ایمان لانے کے لیے ضروری ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا سچا رسول مانا جائے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کیا جائے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت دل میں ہو اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ختم نبوت پر کامل یقین رکھا جائے۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں۔

1- عقیدۂ ختم نبوت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر ۳

سرگرمیاں برائے طلبہ واساتذہ کرام

- طلبہ کتب سیرت کا مطالعہ کر کے رسالت محمدی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مزید خصوصیات تلاش کر کے نوٹ بک میں لکھیں۔
- طلبہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مزید معجزات تلاش کر کے کمرا جماعت میں بیان کریں۔
- ختم نبوت کی اہمیت پر مذاکرے کا اہتمام کریں۔

www.ilmkidunya.com

(ج) ملائکہ پر ایمان

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- ملائکہ پر ایمان کے نقلی و عقلی دلائل کو سمجھ سکیں۔
- ملائکہ پر ایمان پختہ کرنے والے بن سکیں۔
- ملائکہ پر پختہ ایمان کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- فرشتوں کی صفات، مقام و مرتبہ اور دنیوی و اخروی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو سکیں۔
- ملائکہ کی تعظیم اور احترام کرنے والے بن سکیں۔

سوال ۱: فرشتوں پر ایمان کی اسلام میں کیا اہمیت ہے اور ان کی تخلیق، خصوصیات اور کاموں کے بارے میں کیا تفصیلات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: **فرشتوں پر ایمان لانا**

فرشتوں پر ایمان اسلام کے اہم ارکان میں سے ایک ہے اور اس پر یقین رکھنا ہر مسلمان کے ایمان کا لازمی جزو ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کام کرتے ہیں۔ ان کی تخلیق، خصوصیات اور انفرادی حیثیت کو سمجھنا مسلمانوں کے لیے ایمان کی مکمل فہم کے لیے ضروری ہے۔

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة: 177)

ترجمہ: ”بلکہ نیکی تو اس کی ہے جو ایمان لایا اللہ اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر۔“

فرشتوں کی تخلیق اور خصوصیات

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں، جو اپنی طبیعت کے لحاظ سے پاکیزہ اور معصوم ہیں۔ ان کے اندر نہ کوئی غلطی ہوتی ہے نہ گناہ اور یہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں رہتے ہیں۔ فرشتوں کو کھانے، پینے اور سونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کی تفصیل رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان میں آئی ہے:

ترجمہ: ”فرشتوں کی تخلیق نور سے، جنوں کی آگ کے شعلہ سے اور حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق اُس شے (مٹی) سے ہوئی۔“ (صحیح مسلم: 2996)

فرشتوں کا مقصد اور ان کا کام

فرشتوں کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿6﴾ (سُوْرَةُ التَّحْرِيْم: 6)

ترجمہ: ”وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ انھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے۔“

فرشتے انسانوں کی طرف مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچاتے ہیں اور ان کا اہم کردار انبیائے کرام علیہم السلام تک وحی پہنچانے میں ہوتا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے اللہ تعالیٰ کے پیغامات انبیائے کرام علیہم السلام تک پہنچاتے ہیں۔ اس کے

www.ilmkidunya.com

علاوہ فرشتے انسانوں کے اعمال بھی لکھتے ہیں، نیک بندوں کی حفاظت کرتے ہیں اور برے لوگوں پر عذاب بھیجتے ہیں۔

فرشتوں کی تعداد

فرشتوں کی تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے سفر معراج میں بیت المقدس میں ایک مقام پر ستر ہزار فرشتوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا اور یہ فرشتے ایک دفعہ نماز پڑھ کر دوبارہ اس جگہ پر نہیں آ سکتے تھے۔

''اس میں ہر روز ستر ہزار (70000) فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جو اس میں ایک بار نماز پڑھ کر چلا جاتا ہے پھر دوبارہ اس کی باری نہیں آتی۔'' (صحیح بخاری: 3207)

فرشتوں پر ایمان کا ایمان بالغیب میں اہم حصہ

اسلام میں فرشتوں پر ایمان لانا ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ قرآن مجید اور حدیث میں بار بار فرشتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کے کام اور ذمہ داریوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ فرشتوں پر ایمان لائے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ فرشتوں پر ایمان لائیں اور ان کی تخلیق اور مقصد کو سمجھیں۔

سوال ۲: اسلام میں فرشتوں کی اقسام اور ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں کیا اہم معلومات ہیں؟

جواب: مقرب اور مشہور فرشتے اور ان کا کام

اسلام میں چار مقرب اور مشہور فرشتے ہیں جن کا ذکر قرآن و حدیث میں آیا ہے:

i- حضرت جبرئیل علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام انبیائے کرام علیہم السلام تک پہنچانے والے ہیں۔

ii- حضرت میکائیل علیہ السلام۔ تمام مخلوقات کو رزق دینے والے ہیں۔

iii- حضرت اسرافیل علیہ السلام۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے صور پھونکنے والے ہیں۔

iv- حضرت عزرائیل علیہ السلام۔ روح قبض کرنے والے ہیں۔

فرشتوں کی مختلف ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف اہم ذمہ داریوں پر مامور فرمایا ہے۔ ان میں سے کچھ اہم ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

کراماً کاتبین

یہ فرشتے وہ ہیں جو انسانوں کے اعمال لکھنے کی ذمہ داری رکھتے ہیں۔ ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہیں جو اس کے اچھے اور برے اعمال کو لکھتے ہیں۔

منکر نکیر

یہ وہ فرشتے ہیں جو انسان کی موت کے بعد قبر میں اس سے سوال و جواب کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے انسان کی حقیقت اور اس کے اعمال کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

جنت اور جہنم کے نگران

رضوان: جنت کے نگران فرشتے ہیں۔

مالک: جہنم کے نگران فرشتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

حاملینِ عرش

یہ فرشتے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ ان کی عظمت اور طاقت کا کوئی اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔

زبانیہ

یہ فرشتے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے عذاب پر مقرر ہیں اور عذاب دینے کا عمل کرتے ہیں۔

حافظین

یہ فرشتے انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں اور انھیں مختلف نقصان دہ چیزوں سے بچاتے ہیں۔

سیاحین

یہ وہ فرشتے ہیں جو زمین پر نیکی کرنے والوں کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں اور ان کے عمل کو بھی نیکی میں شمار کرتے ہیں۔

فرشتے اور درود

فرشتے وہ درود جو مسلمان نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر بھیجتے ہیں، اسے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ یہ ایک عظیم عبادت ہے جس میں فرشتے بھی شامل ہوتے ہیں۔

نمازِ جمعہ میں اندراج کرنے والے فرشتے

فرشتے وہ ہیں جو لوگ نمازِ جمعہ میں شریک ہوتے ہیں، ان کا اندراج کرتے ہیں اور ان کے اعمال کو محفوظ کرتے ہیں۔

فرشتوں کا انسانی شکل میں ظاہر ہونا

کبھی کبھار فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسانی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً:

حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام کے پاس انسانی شکل میں آکر اللہ تعالیٰ کا پیغام دیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام عموماً حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس پیش ہوتے تھے۔

فرشتوں کا اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تحت پیدا ہونا

اللہ تعالیٰ اپنے احکام کے نفاذ کے لیے فرشتوں کا محتاج نہیں ہے۔ وہ اپنی حکمت اور قدرت سے ہر کام کو بغیر کسی واسطے کے مکمل کر سکتا ہے۔

تاہم اس نے اپنی حکمت کے تحت فرشتوں کو مختلف کاموں پر مقرر کیا ہے تاکہ وہ اس کی رضا کے لیے کام کریں۔

فرشتوں پر ایمان کا اثر

فرشتوں پر ایمان رکھنے سے انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایمان انسان کو اللہ تعالیٰ کی بے پناہ قدرت اور عظمت کا شعور دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی طاقتور اور شان دار مخلوق کو پیدا کیا ہے جو اس کے حکم کی تعمیل میں ہمیشہ سرگرم رہتی ہے۔

فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بھی ہوتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے فائدے، حفاظت اور خدمت کے لیے فرشتوں کو مقرر کیا ہے۔ اس طرح انسان کی روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ اپنے اعمال میں بہتری لانے کی کوشش کرتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

حل مشقی سوالات

سوال ۱: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو تخلیق کیا ہے:
(الف) مٹی سے (ب) آگ سے (ج) پانی سے (د) نور سے

(ii) بیت المعمور پر ہر روز نماز ادا کرنے والے فرشتوں کی تعداد ہے:
(الف) پچاس ہزار (ب) ساٹھ ہزار (ج) ستر ہزار (د) اسی ہزار

(iii) انسانوں کی حفاظت پر مامور فرشتوں کو کہا جاتا ہے:
(الف) سیاحین (ب) حاملینِ عرش (ج) کراماً کاتبین (د) حافظین

(iv) انسانوں کے اعمال لکھنے والے فرشتے ہیں:
(الف) کراماً کاتبین (ب) منکر نکیر (ج) سیاحین (د) حافظین

(v) حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ان کی خدمت میں جن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں پیش ہوتے تھے:
(الف) حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جوابات

(i)	(د)	(ii)	(ج)	(iii)	(د)	(iv)	(الف)	(v)	(الف)

اہم کثیر الانتخابی سوالات

۱۔ حضرت جبریل علیہ السلام کس مقصد کے لیے نبیوں کے پاس جاتے رہے؟
(الف) انسانوں کو عذاب دینے (ب) اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانے (ج) فرشتوں کی تعداد بتانے (د) نیک عملوں کا حساب کرنے

۲۔ حضرت جبریل علیہ السلام کا کون سا اہم کام ہے؟
(الف) انسانوں کے اعمال لکھنا (ب) وحی لے کر آنا (ج) عذاب کا حکم دینا (د) جنت اور جہنم کی نگرانی کرنا

۳۔ فرشتوں کی تعداد کا علم کس کو ہے؟
(الف) انسانوں کو (ب) اللہ تعالیٰ کو (ج) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو (د) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو

۴۔ فرشتے کس چیز سے پاک ہیں؟
(الف) گناہ سے (ب) بھوک سے (ج) نیند سے (د) تمام سے

۵۔ فرشتوں کو کھانے اور پینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بات کس نے فرمائی؟
(الف) حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے (ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
(ج) حضرت جبریل علیہ السلام نے (د) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

۶۔ جنت کے نگران فرشتے کا نام کیا ہے؟
(الف) مالک (ب) رضوان (ج) جبریل (د) میکائیل

www.ilmkidunya.com

۷۔ جن فرشتوں نے اللہ کے عرش کو اٹھا رکھا ہے، انھیں کیا کہا جاتا ہے؟

(الف) حاملین عرش (ب) کراماً کاتبین (ج) زبانیہ (د) سیاحین

۸۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کس کی شکل و صورت میں ظاہر ہو سکتے ہیں؟

(الف) انسانوں کی (ب) جنوں کی (ج) درختوں کی (د) جانداروں کی

۹۔ حضرت جبریل علیہ السلام کس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس پیش ہوتے تھے؟

(الف) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی (ب) حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

(ج) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی (د) حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

۱۰۔ فرشتے کس وقت نیک بندوں کے ساتھ ہوتے ہیں؟

(الف) جب وہ عبادت کرتے ہیں (ب) جب وہ سوتے ہیں (ج) جب وہ گناہ کرتے ہیں (د) جب وہ زمین پر نیکی کرتے ہیں

جوابات

۱۔	(ب)	۲۔	(ب)	۳۔	(ب)	۴۔	(د)	۵۔	(الف)
۶۔	(ب)	۷۔	(الف)	۸۔	(الف)	۹۔	(ب)	۱۰۔	(د)

سوال 2: مختصر جواب دیں۔

(i) فرشتوں پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ انسان یقین رکھے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو بجا لاتے ہیں اور اس کی مرضی کے مطابق کام کرتے ہیں۔

(ii) فرشتوں کی کوئی سی دو صفات لکھیں۔

جواب: فرشتے اللہ تعالیٰ کی ہر بات کو بغیر کسی غلطی کے بجا لاتے ہیں۔

فرشتے گناہوں اور غلطیوں سے پاک ہوتے ہیں۔

(iii) فرشتوں کی کوئی سی دو ذمہ داریاں تحریر کریں۔

جواب: فرشتے انسانوں کے اعمال لکھتے ہیں۔

فرشتے جنت اور جہنم کے نگران ہیں اور عذاب یا انعام کے احکام دیتے ہیں۔

(iv) ایمان بالملائکہ کے حوالے سے قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **ایمان بالملائکہ کے حوالے سے قرآنی آیات کا ترجمہ**

ترجمہ: ''بلکہ نیکی تو اس کی ہے جو ایمان لایا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر'' (سورۃ البقرۃ:۱۷۷)

ترجمہ: وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کی جس کا وہ انھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے۔'' (سورۃ التحریم:۶)

(v) فرشتوں پر ایمان رکھنے سے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: فرشتوں پر ایمان رکھنے سے انسان کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا شعور پیدا ہوتا ہے اور یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت سے کام ہو رہا ہے۔ اس سے انسان کا ایمان مستحکم ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اعمال کرتا ہے۔

اہم مختصر جوابی سوالات

www.ilmkidunya.com

۱۔ **فرشتوں پر ایمان لانے کی اہمیت کیا ہے؟**

جواب: فرشتوں پر ایمان لانا مسلمانوں کے ایمان کے تقاضوں میں شامل ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے تاکہ ایمان مکمل ہو سکے۔

۲۔ **فرشتے کس سے پیدا ہوئے ہیں؟**

جواب: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا ہے اور ان میں کھانے، پینے یا سونے کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۔ **فرشتے کس طرح اللہ تعالیٰ کے حکم کو بجالاتے ہیں؟**

جواب: فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کو بغیر کسی نافرمانی کے بجالاتے ہیں اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

۴۔ **فرشتوں کا کیا کام ہوتا ہے؟**

جواب: فرشتے کئی کام انجام دیتے ہیں جیسے کہ نیک بندوں کی حفاظت، بدکاروں پر عذاب نازل کرنا اور انسانوں کے اعمال کو لکھنا۔

۵۔ **حضرت جبریل علیہ السلام کی کیا اہمیت ہے؟**

جواب: حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغامات کو انبیائے کرام علیہم السلام تک پہنچانے کے لیے مامور ہیں اور وہ وحی کے پیغامبر ہیں۔

۶۔ **فرشتوں کی تعداد کتنی ہے؟**

جواب: فرشتوں کی تعداد بے شمار ہے اور اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

۷۔ **چار مقرب اور مشہور فرشتے کون سے ہیں؟**

جواب: چار مشہور فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں۔

۸۔ **"کراماً کاتبین" کون ہیں؟**

جواب: "کراماً کاتبین" وہ فرشتے ہیں جو انسانوں کے اعمال لکھنے کی ذمہ داری پوری کرتے ہیں۔

۹۔ **فرشتے انسانوں کے ساتھ کب اور کس شکل میں آتے ہیں؟**

جواب: بعض اوقات فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسانی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں، جیسے حضرت جبریل علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس انسان کی شکل میں آئے تھے۔

۱۰۔ **فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان کے دل میں کیا اثر پڑتا ہے؟**

جواب: فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا احساس پیدا ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کے لیے فرشتوں کو مقرر کیا ہے۔

سوال 3: **تفصیلی جواب دیں۔**

1- **فرشتوں پر ایمان اور ان کی ذمہ داریوں پر مفصل نوٹ لکھیں۔**

جواب: دیکھیے سوال نمبر ۱ اور ۲

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

- ملائکہ سے متعلق مستند کتب کا مطالعہ کریں۔
- طلبہ گروپ کی صورت میں دنیا، حفاظت، موت، قبر اور آخرت سے متعلق ملائکہ کے کردار و ذمہ داریوں کی معلومات جمع کر کے کمرا جماعت میں پیش کریں۔
- ملائکہ کی صفات اپنی نوٹ بک میں تحریر کریں۔

(د) کُتُبِ سماویہ پر ایمان

www.ilmkidunya.com

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- آسمانی کتب اور صحائف کے جامع تعارف اور نزول کے مقصد سے آگاہ ہو سکیں۔
- وحی کو بطور مستند اور قطعی ذریعۂ علم سمجھ سکیں۔
- آسمانی کتب اور صحائف پر ایمان سے نقلی و عقلی دلائل سمجھ سکیں۔
- آسمانی کتب کی مشترک تعلیمات اخذ کر سکیں۔
- قرآنِ مجید کی تعلیمات کی اہمیت جان کر ان پر عمل کر سکیں۔
- اس بات پر یقین رکھ سکیں کہ گزشتہ آسمانی کتب کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے اور قرآنِ مجید ہی واحد آخری آسمانی کتاب ہے جو ہر قسم کی تحریف سے مکمل طور پر محفوظ ہے۔

سوال ۱: کتبِ سماویہ سے کیا مراد ہے؟ اور ان میں کون سی اہم کتابیں شامل ہیں؟

جواب: **کتبِ سماویہ**

کتبِ سماویہ سے مراد وہ آسمانی کتابیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے مختلف انبیائے کرام علیہم السلام پر نازل فرمائیں۔ ان کتابوں کا مقصد اللہ تعالیٰ کے احکام کو لوگوں تک پہنچانا، انھیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرا کر اس کے انعامات کی بشارت دینا تھا۔ ان کتابوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

۱۔ آسمانی کتابوں کا مقصد

اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل کیے تاکہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام سے آگاہ کیا جا سکے۔ ان کتابوں کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دی گئی، ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق زندگی گزارنے کی راہنمائی کی گئی اور آخرت میں کامیابی کے لیے اس کے انعامات کی بشارت دی گئی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ

(سُوْرَةُ النِّسَآء: 136)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ پر اور اس کے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لاؤ اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل فرمائی اور ان کتابوں پر جو اس نے پہلے نازل فرمائیں۔"

۲۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تفصیل

اللہ تعالیٰ کے احکام کو تفصیل سے آسمانی کتابوں میں بیان کیا گیا ہے۔ ان میں انسانوں کی ہدایت کے لیے ضروری قوانین، اخلاقیات اور عبادات کی تفصیل موجود ہے۔ قرآن مجید میں ان احکام کی تفصیل وضاحت سے بیان کی گئی ہے جب کہ صحیفوں میں ان کو مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔

۳۔ کتبِ سماویہ کی اقسام

کتبِ سماویہ میں بڑی اور چھوٹی دونوں قسم کی کتابیں شامل ہیں:

بڑی کتابیں

ان میں چار کتابیں شامل ہیں جو بڑے انبیائے کرام علیہم السلام پر نازل ہوئیں:

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام تورات ہے۔

۲۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے۔

۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام انجیل ہے۔

۴۔ حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وأصحابہٖ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب کا نام قرآنِ مجید ہے، جو اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور اس میں سابقہ کتابوں کی تصدیق کی گئی ہے۔

چھوٹی کتابیں (صحیفے)

انبیائے کرام علیہم السلام پر نازل ہونے والی وہ کتابیں جنھیں صحیفے کہا جاتا ہے، یہ کتابیں بڑی کتابوں کی نسبت مختصر اور عمومی ہوتی تھیں۔

۴۔ قرآنِ مجید کی اہمیت

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب ہے جو سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور قیامت تک آنے والے انسانوں کی ہدایت کے لیے تمام ضروری تعلیمات فراہم کرتی ہے۔ اس میں لوگوں کے لیے زندگی کے ہر پہلو سے متعلق رہنمائی موجود ہے، جو کسی دوسری کتاب میں نہیں ملتی۔

۵۔ صحیفوں کا ذکر

قرآنِ مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ ان صحیفوں میں بھی ہدایت کی تعلیمات موجود تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿18﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی ﴿19﴾ (سُوْرَةُ الْاَعْلٰی:18-19)

ترجمہ: ”یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں (بھی) ہے۔ (یعنی) ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں۔“

۶۔ وحی کی اہمیت

وحی کے ذریعے نازل ہونے والا علم قطعی اور یقینی ہوتا ہے، اس میں کسی قسم کا شک نہیں ہوتا۔ انسانوں کے لیے وہ چیزیں جنھیں سمجھنے میں عقل قاصر ہوتی، ان کو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام پر وحی نازل کر کے واضح کیا۔ اس سے انسانوں پر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ وہ ان ہدایات کے ذریعے اپنی زندگی کو درست کر سکیں۔

۷۔ ایمان اور آسمانی کتابوں کی اہمیت

ایمان کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، قیامت کے دن اس سے ملاقات پر اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لے آئے۔ حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی بنیاد یہ ہے کہ انسان ان تمام حقیقتوں پر ایمان لائے۔ یہ

www.ilmkidunya.com

بات صحیح مسلم میں آئی ہے۔

سوال ۲: تمام آسمانی کتب میں کون سی مشترکہ تعلیمات پائی جاتی ہیں اور ان کا مقصد کیا ہے؟

جواب: **آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات**

تمام آسمانی کتب میں ایک ہی مقصد کے تحت اللہ تعالیٰ کی ہدایت انسانوں تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان کتابوں میں کچھ مشترکہ عقائد اور تعلیمات رہی ہیں جو مختلف امتوں اور قوموں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنیں۔ ان تعلیمات کی تفصیل درج ذیل ہے:

ا۔ توحید، رسالت اور آخرت

تمام آسمانی کتب میں تین بنیادی عقائد مشترکہ طور پر موجود ہیں:

توحید (اللہ تعالیٰ کی واحدیت): اللہ تعالیٰ کی واحدیت اور اس کی عبادت کو مرکزی عقیدہ بنایا گیا ہے۔ تمام کتابوں میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کی جانی چاہیے۔

رسالت: اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایت کو پہنچانے کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو منتخب کیا اور ان کی رسالت کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔

آخرت: دنیا کے بعد کی زندگی کا عقیدہ، جس میں انسانوں کا حساب کتاب ہوگا اور جزا یا سزا ملے گی، تمام آسمانی کتابوں میں شامل رہا ہے۔

اگر کسی مذہب کی تعلیمات میں ان تین عقائد کی مخالفت کی جائے، تو یہ واضح طور پر دکھاتا ہے کہ وہ بات اللہ تعالیٰ کی جانب سے نہیں آئی بلکہ انسانوں کی تبدیلی ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے راستے میں خرچ کرنا

تمام آسمانی کتابوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے راستے میں خرچ کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کرنے، نماز پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں مالی تعاون کرنے کی ترغیب دی گئی۔ یہ تعلیمات تمام پیغمبروں کے پیغامات کا حصہ رہی ہیں۔

۳۔ روزہ اور قربانی کی اہمیت

قرآن مجید میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ روزہ پہلی امتوں پر بھی فرض تھا اور حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں ہابیل اور قابیل کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے کہ ان کے درمیان قربانی کا عمل ہوا تھا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قربانی کا حکم پہلے بھی دیگر شریعتوں میں موجود رہا ہے۔

۴۔ اچھے اخلاق کی تعلیمات

تمام آسمانی کتابوں میں زندگی گزارنے کے لیے اچھے اخلاق کی تعلیم دی گئی۔ ان تعلیمات میں شامل ہیں:

سچ بولنا: سچائی کو اپنانا۔

دوسروں کو ان کا حق دینا: ہر شخص کو اس کا حق دینا اور انصاف کا تقاضا کرنا۔

عاجزی: تکبر سے بچنا اور ہمیشہ عاجز رہنا۔

حلال کھانا: اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق حلال رزق کو اختیار کرنا۔

پاک صاف رہنا: جسمانی اور روحانی صفائی اختیار کرنا۔

شرم وحیا: اپنی زندگی کو عفت وحیا کے ساتھ گزارنا۔

www.ilmkidunya.com

۵۔ اہلِ کتاب کو دعوت

قرآنِ مجید میں اہلِ کتاب (یعنی یہودیوں اور عیسائیوں) کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ اس بات پر ایمان لائیں جو ہمارے درمیان مشترک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی واحدیت اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اور اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بننا ان مشترکہ عقائد میں شامل ہے۔

ترجمہ: (اے نبی خاتم النبیین ﷺ)! آپ خاتم النبیین ﷺ فرما دیجیے کہ اے اہلِ کتاب! اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمھارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں اور نہ ہم میں سے کوئی اللہ کو چھوڑ کر کسی کو رب بنائے پھر اگر یہ منھ موڑ لیں تو کہہ دیجیے کہ گواہ رہنا کہ ہم تو (اللہ کے) فرماں بردار ہیں۔" (سورۃ آل عمران: 64)

سوال۳: قرآنِ مجید کی سب سے بڑی خصوصیت کیا ہے جو اسے تمام آسمانی کتابوں سے ممتاز کرتی ہے؟

جواب: **قرآنِ مجید کا امتیاز**

قرآنِ مجید کی خصوصیات اور اس کے امتیازات اسلامی عقیدے کے مطابق بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ اس کی ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور حفاظت کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ قرآنِ مجید کا امتیاز درج ذیل نکات میں واضح طور پر بیان کیا جا سکتا ہے:

۱۔ قرآنِ مجید کا آخری کتاب ہونا

اسلامی عقیدے کے مطابق قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ اس کے نزول کے بعد کوئی نئی کتاب یا شریعت نہیں آئے گی۔ قرآنِ مجید قیامت تک انسانوں کے لیے ہدایت اور راہنمائی کا واحد ذریعہ ہے۔ اس کی تعلیمات کسی زمانے میں بھی غیر متعلق نہیں ہوں گی۔

۲۔ قرآنِ مجید کی حفاظت

قرآنِ مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو نہ صرف لوگوں کے سینوں میں محفوظ کرنے کا انتظام کیا بلکہ اس کی حفاظت کے لیے دوسرے ذرائع بھی فراہم کیے ہیں جیسے کتابت، حفظ اور نشر و اشاعت۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی ایک بھی آیت یا حرف میں تبدیلی نہ آنے کا وعدہ فرمایا ہے اور یہ وعدہ قیامت تک برقرار رہے گا۔

۳۔ قرآنِ مجید کا معجزہ ہونا

قرآنِ مجید حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اس میں موجود ہر حرف، لفظ، آیت اور اس کی تعلیمات معجزہ ہیں۔ قرآنِ مجید کا اسلوب، اس کی زبان، اس کی آیات کی گہرائی اور اس میں موجود علم اس قدر اعلیٰ ہے کہ یہ کسی انسان کے بس میں نہیں ہے۔ اس کی فصاحت اور بلاغت میں کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

۴۔ جدید سائنس اور قرآنِ مجید

قرآنِ مجید میں کائنات کے بارے میں جو حقائق بیان کیے گئے ہیں، ان کا جدید سائنس بھی اعتراف کرتی ہے۔ قرآنِ مجید میں موجود بہت ساری آیات میں سائنس کی وہ باتیں بیان کی گئی ہیں جو آج کے ترقی یافتہ دور میں سائنسی تحقیق نے درست ثابت کی ہیں۔ یہ قرآنِ مجید کی حقیقت کو اور اس کی معجزاتی شان کو مزید واضح کرتا ہے۔

۵۔ قرآنِ مجید کی عظمت کا اعتراف

قرآنِ مجید کی عظمت کا اعتراف نہ صرف مسلمان کرتے ہیں بلکہ دنیا کے مختلف مذہبی اور سائنسی علوم کے ماہرین بھی اس کی شان اور اہمیت کو

www.ilmkidunya.com

تسلیم کرتے ہیں۔ مختلف ادوار میں اس کی حقیقت کو تسلیم کیا گیا اور اس کی عظمت کے بارے میں مختلف مکاتبِ فکر نے بات کی ہے۔

۶۔ قیامت تک قرآنِ مجید کا اثر

قرآنِ مجید کی تعلیمات قیامت تک کے انسانوں کی رہنمائی کے لیے موجود رہیں گی۔ اس کی ہدایت اور اس میں موجود علم انسانوں کو زندگی گزارنے کے صحیح طریقے بتاتا ہے۔ قرآنِ مجید میں جو اصول اور ضابطے دیے گئے ہیں وہ ہر دور میں انسانوں کے لیے ضروری رہیں گے اور ان کی اہمیت ختم نہیں ہوگی۔

حل مشقی سوالات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) آسمانی کتابوں کے نزول کا مقصد ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ کے احکام سے آگاہی (ب) معجزات کا بیان (ج) معلومات میں اضافہ (د) تاریخی قصوں کا بیان

(ii) وحی کے ذریعے سے حاصل ہونے والا علم ہے:

(الف) سائنسی (ب) قطعی (ج) ظنی (د) کسبی

(iii) تمام آسمانی کتب کا مشترکہ عقیدہ کیا ہے:

(الف) توحید باری تعالیٰ پر ایمان (ب) ختمِ نبوت پر ایمان (ج) حدیث نبوی پر ایمان (د) قرآن مجید پر ایمان

(iv) قرآنِ مجید کے قیامت تک محفوظ ہونے کی بڑی وجہ ہے:

(الف) آخری کتاب ہونا (ب) حفاظت الٰہیہ ہونا

(ج) لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہونا (د) عالم گیر کتاب ہونا

(v) تمام آسمانی کتابوں اور صحائف کا خلاصہ موجود ہے:

(الف) قرآنِ مجید میں (ب) زبور میں (ج) انجیل میں (د) تورات میں

جوابات

(i)	(الف)	(ii)	(ب)	(iii)	(الف)	(iv)	(ب)	(v)	(الف)

اہم کثیر الانتخابی سوالات

۱۔ کتبِ سماویہ سے کیا مراد ہے؟

(الف) دنیاوی کتابیں (ب) آسمانی کتابیں (ج) سائنسی کتابیں (د) طبی کتابیں

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا کیا نام ہے؟

(الف) قرآن (ب) زبور (ج) تورات (د) انجیل

۳۔ قرآنِ مجید کی حفاظت کا ذمہ کس نے لیا ہے؟

(الف) انسانوں نے (ب) اللہ تعالیٰ نے (ج) صحابہ کرامؓ نے (د) علمائے کرام نے

www.ilmkidunya.com

۴۔ تمام آسمانی کتابوں میں کون سی تعلیمات مشترک ہیں؟

(الف) توحید (ب) رسالت (ج) آخرت (د) سب کا جواب درست ہے

۵۔ قرآنِ مجید کس پر نازل ہوا؟

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر (ب) حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر (د) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر

۶۔ آسمانی کتابوں میں زندگی گزارنے کے لیے کیا اہم تعلیمات دی گئی ہیں؟

(الف) سچ بولنا (ب) عاجزی کے ساتھ زندگی گزارنا (ج) حلال کھانا (د) سب کا جواب درست ہے

۷۔ حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر کون سی کتاب نازل ہوئی؟

(الف) انجیل (ب) قرآنِ مجید (ج) زبور (د) تورات

۸۔ قرآنِ مجید کا امتیاز کیا ہے؟

(الف) یہ آخری کتاب ہے (ب) اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

(ج) اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لیا ہے (د) تمام جواب درست ہیں

۹۔ قرآنِ مجید میں کن صحیفے کا ذکر ہے؟

(الف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام (د) حضرت آدم علیہ السلام

۱۰۔ قرآنِ مجید میں کس مضمون کی تعلیم دی گئی ہے؟

(الف) دنیا کی حقیقت (ب) اخلاقی تعلیمات (ج) سائنسی حقائق (د) سب کا جواب درست ہے

جوابات

۱۔	(ب)	۲۔	(ج)	۳۔	(ب)	۴۔	(د)	۵۔	(ب)
۶۔	(د)	۷۔	(ب)	۸۔	(د)	۹۔	(ب)	۱۰۔	(د)

سوال 2 مختصر جواب دیں۔

(i) آسمانی کتابوں پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: آسمانی کتابوں پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ تمام کتابوں پر ایمان لائے جو مختلف انبیائے کرام علیہم السلام پر نازل کی گئیں اور ان کتابوں کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کا ذریعہ سمجھ کر ان پر عمل کرے۔

(ii) آسمانی کتابوں کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: آسمانی کتابیں وہ کتابیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیائے کرام علیہم السلام پر نازل فرمائیں تاکہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام سے آگاہ کریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر قرآنِ مجید نازل ہوئی۔ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو قیامت تک انسانوں کی رہنمائی کرے گی۔

www.ilmkidunya.com

(iii) آسمانی کتابوں کی مشترکہ تعلیمات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: (۱) توحید (اللہ تعالیٰ کی واحدانیت) (۲) رسالت (اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لانا)

(iv) وحی کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: وحی کی اہمیت یہ ہے کہ یہ وہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیائے کرام علیہم السلام پر نازل فرمایا تا کہ وہ انسانوں تک اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا سکیں۔ وحی کا علم قطعی اور یقینی ہوتا ہے اور اس میں کسی قسم کا شک نہیں ہوتا، جو انسانی عقل سے ماورا ہوتا ہے۔

(v) قرآن مجید کی خصوصیات کا جائزہ لیں۔

جواب: قرآن مجید کی خصوصیات میں سب سے اہم یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو قیامت تک محفوظ رہے گی۔ قرآن مجید کا ہر حرف معجزہ ہے اور اس کی تعلیمات سائنس اور دنیا کے تمام شعبوں میں سچائی کی گواہی دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے اور اس میں ایک حرف کی بھی تبدیلی نہیں ہوئی۔

اہم مختصر جوابی سوالات

۱۔ کتب سماویہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: کتب سماویہ سے مراد وہ آسمانی کتابیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام پر نازل کیں۔ ان کتابوں کا مقصد اللہ تعالیٰ کے احکام سے لوگوں کو آگاہ کرنا، انھیں عذاب سے ڈرانا اور اس کے انعامات کی بشارت دینا ہے۔

۲۔ ایمان کے بارے میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا فرمان ہے؟

جواب: حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور قیامت کے روز اس سے ملاقات اور آخرت میں دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لاؤ۔'' (صحیح مسلم: 09)

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا کیا نام تھا؟

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ''تورات'' تھا۔

۴۔ قرآن مجید کا کیا امتیاز ہے؟

جواب: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو قیامت تک کے انسانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے۔ یہ مکمل طور پر محفوظ ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے، کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہوا ہے۔

۵۔ آسمانی کتابوں میں کون سی مشترکہ تعلیمات ہیں؟

جواب: تمام آسمانی کتابوں میں تین بنیادی عقاید مشترک ہیں: توحید، رسالت اور آخرت۔ ان کے علاوہ اچھے اخلاق، نماز، روزہ اور قربانی کے احکام بھی تمام آسمانی کتابوں میں موجود ہیں۔

۶۔ قرآن مجید میں صحیفوں کا ذکر کہاں آیا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا ذکر آیا ہے۔

www.ilmkidunya.com

۷۔ تمام آسمانی کتابوں کی مشترکہ تعلیمات میں کون سی باتیں شامل ہیں؟

جواب: تمام آسمانی کتابوں میں سچ بولنا، دوسروں کو ان کا حق دینا، عاجزی سے زندگی گزارنا، حلال کھانا، پاک صاف رہنا اور شرم وحیا کے ساتھ زندگی گزارنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

۸۔ قرآنِ مجید کی حفاظت کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: قرآنِ مجید کی حفاظت کا انتظام اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے سینوں میں محفوظ کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر ذرائع سے بھی کیا ہے تاکہ قیامت تک اس میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔

۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا کیا نام تھا؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام "انجیل" تھا۔

۱۰۔ قرآنِ مجید کی عظمت کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

جواب: قرآنِ مجید دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جس کی عظمت کا ہر دور کے مذہبی اور سائنسی علوم کے ماہرین برملا اعتراف کرتے ہیں اور اس میں کائنات کے بارے میں جو حقائق بیان کیے گئے ہیں، وہ آج کے ترقی یافتہ دور میں جدید سائنس کے مطابق ہیں۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں۔

1- کتبِ سماویہ پر ایمان کے موضوع پر ایک جامع مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر ۱ اور ۲

سرگرمیاں برائے طلبہ واساتذہ کرام!

آسمانی کتب پر ایمان سے متعلق سبق کے علاوہ معلومات تلاش کر کے کمرا جماعت میں پیش کریں۔

قرآنِ مجید اور دیگر آسمانی کتب کی خصوصیات کا موازنہ کریں۔

قرآنِ مجید میں مندرجہ ذیل مضامین کی نشان دہی کریں۔ کسی ایک سورت کا حوالہ دیں:

مضامین	تخلیق کائنات کا ذکر	حیوانات کا ذکر	فلکیات کا ذکر	نباتات کا ذکر	جنات کا ذکر	ملائکہ کا ذکر
حوالہ سورت						

www.ilmkidunya.com

(۵) آخرت پر ایمان

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- عقیدۂ آخرت کے جامع تعارف مختلف مذاہب میں تصورِ آخرت اور عقیدہ آخرت کے عقلی و نقلی دلائل سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- برزخ، حشر نشر، میزان، پل صراط، شفاعت اور حوض کوثر کے تصورات کو سمجھ سکیں۔
- جنت اور جہنم کی زندگی کا موازنہ کر سکیں۔
- عملی زندگی میں عقیدہ آخرت کی اہمیت اور اس کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- دنیا کے عارضی ہونے اور عقیدہ آخرت پر ایمان پختہ کر کے فکر آخرت کو اپنی زندگی کا اولین مقصد بنا سکیں۔
- عقیدۂ آخرت کے تناظر میں زیادہ سے زیادہ نیکی کرنے والے اور برائیوں سے اجتناب کرنے والے بن کر حصول شفاعت کی کوشش کر سکیں۔

سوال ا: عقیدۂ آخرت کی اہمیت کو بیان کریں اور وضاحت کریں کہ قرآن مجید میں مشرکین مکہ کے اعتراضات کا کیا جواب دیا گیا ہے؟

جواب: **عقیدۂ آخرت کی اہمیت**

ا۔ لفظ آخرت کا مفہوم

لفظ ''آخرت'' کے معنی بعد میں آنے والی چیز کے ہیں اور اس سے مراد وہ زندگی ہے، جو دنیا کی زندگی کے خاتمے کے بعد شروع ہوگی۔ آخرت پر ایمان کا مطلب ہے یہ یقین رکھنا کہ دنیا کی زندگی ایک دن ختم ہو جائے گی اور اس کے بعد انسانوں کو جزا و سزا دینے اور حساب کتاب کے لیے اٹھایا جائے گا۔

۲۔ دنیا کی عارضیت اور آخرت کی دائمی حقیقت

یہ دنیا ایک امتحان کی جگہ ہے، جہاں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اختیار دے کر آزمائش میں ڈالا ہے۔ دنیا کی زندگی عارضی ہے، اس کا کوئی مستقل وجود نہیں اور اس کے خاتمے کے بعد آخرت کی زندگی شروع ہوگی، جو دائمی ہوگی۔ انسانوں کے اعمال کے مکمل نتائج آخرت میں ظاہر ہوں گے، کیونکہ اس دنیا میں انسان کے تمام اعمال کے نتائج مکمل طور پر مرتب نہیں ہوتے۔

۳۔ دنیا کے خاتمے کا دن

دنیا کا خاتمہ ایک دن مقرر ہے، جیسے ہر چیز کا خاتمہ ہوتا ہے، ویسے ہی دنیا بھی ایک دن فنا ہو جائے گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک نیا نظام قائم کریں گے اور انسانوں کو دوبارہ زندہ کر کے ان کے اعمال کا حساب لیں گے۔ اس دن کو یوم آخرت کہا جاتا ہے، جب انسانوں کو جزا و سزا دی جائے گی۔

۴۔ عقیدۂ آخرت کا تمام مذاہب میں اہمیت

عقیدۂ آخرت تمام مذاہب کے عقائد میں سب سے اہم ہے۔ تمام مذاہب میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ انسان مرنے کے بعد فنا نہیں ہوگا، بلکہ

www.ilmkidunya.com

اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ تاہم، منکرین آخرت اس بات کا انکار کرتے ہیں اور موت کے بعد دوبارہ زندگی کے وجود، حساب کتاب اور جنت و دوزخ کے بارے میں شک و شبہات رکھتے ہیں۔

۵۔ مشرکین مکہ کے اعتراضات اور قرآن کا جواب

مشرکین مکہ اس بات میں مبتلا تھے کہ انسان مرنے کے بعد دوبارہ کیسے زندہ ہو سکتا ہے، خاص طور پر جب اس کا جسم گل سڑ چکا ہو۔ قرآنِ مجید میں اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَهُوَ الَّذِي يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ (سُورَةُ الرُّوم: 27)

ترجمہ: ''اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔''

۶۔ انسانی عقل اور عقیدہ آخرت

انسانی عقل بھی عقیدہ آخرت کو تسلیم کرتی ہے۔ ہر سلیم الفطرت شخص یہ مانتا ہے کہ انسان کے اعمال کا بدلہ ملنا چاہیے۔ اگر کوئی اچھا عمل کرے گا تو اسے اچھا بدلہ ملے گا اور اگر کوئی برا عمل کرے گا تو اسے برا بدلہ ملے گا۔ اگر انسان یہ تسلیم کرے کہ موت کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے، تو اس کا مطلب ہوگا کہ انسان کو بے مقصد پیدا کیا گیا ہے اور اس کے اعمال کی کوئی اہمیت نہیں۔ لیکن یہ تصور محال ہے کیونکہ کائنات بے مقصد پیدا نہیں کی گئی۔

۷۔ کائنات کا مقصد

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

ترجمہ: ''ہم نے آسمانوں اور زمینوں کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر نہیں بنایا، ہم نے ان کو صرف حق کے ساتھ (بامقصد) پیدا کیا۔''
(سُورَةُ الدُّخان: 40-38)

۸۔ قیامت کا دن

عقلِ سلیم اس بات کو تسلیم کرنے کا تقاضا کرتی ہے کہ ایک دن ایسا ضرور آئے گا جب نیک لوگوں کو ان کے اچھے اعمال کی جزا دی جائے گی اور برے لوگوں کو ان کے برے اعمال کی سزا ملے گی۔ یہ دن قیامت کا دن ہے، جس دن انسانوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

سوال ۲: قیامت کے دن انسان کے اعمال کی جزا و سزا کا عمل کس طرح ہوگا اور برزخ سے قیامت تک کے سفر میں کیا اہم مراحل آئیں گے؟

جواب: انسان کے اعمال کی جزا و سزا اور برزخ سے قیامت تک کا سفر

۱۔ برزخ کی زندگی اور قیامت تک کا مرحلہ

انسان کے اعمال کی جزا و سزا کا آغاز اس کی موت کے بعد برزخ میں ہوتا ہے۔ برزخ کی زندگی کا یہ مرحلہ صور پھونکنے تک جاری رہتا ہے۔ قیامت کے دن جب صور پھونکا جائے گا تو برزخی زندگی کا مرحلہ ختم ہو جائے گا اور حشر نشر کا آغاز ہو جائے گا۔ اس دن تمام انسان اپنی قبروں سے اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کے لیے میدان میں جمع ہوں گے۔

۲۔ قیامت کا دن اور مخلوق کی حالت

قیامت کے دن سورج مخلوق کے قریب ہوگا اور لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ گناہ گاروں کے لیے یہ دن

www.ilmkidunya.com

بہت سخت ہوگا۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی، چہرے غبار آلود ہوں گے اور ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ اس کے برعکس، ایمان والوں کے چہرے نورانی ہوں گے، وہ عرش کے سایہ میں ہوں گے اور ان کے دائیں بائیں نور ہوگا، انھیں جنت کی خوش خبریاں مل رہی ہوں گی۔

۳۔ اعمال کا وزن اور جزا و سزا کا عمل

قیامت کے دن اعمال کا وزن کرنے کے لیے ترازو نصب کیا جائے گا اور کسی انسان پر ذرا برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ جن کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا، ان اہل ایمان کو ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دے کر جنت میں داخلے کی خوش خبری دی جائے گی۔ جبکہ کفار، منافقین اور جن کے گناہوں کا پلڑا بھاری ہوگا، ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں تھما کر انھیں دوزخ میں جانے کی وعید سنائی جائے گی۔

۴۔ حوضِ کوثر اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شفاعت

میدان محشر میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جنت کی نہر (کوثر) سے میٹھے پانی کا حوض عطا کیا جائے گا۔ اس پانی کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔ اہل ایمان نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہاتھ سے یہ پانی پئیں گے اور اس کی برکت سے انھیں جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔ جبکہ کفار و مشرکین اور مرتدین حوض کوثر کے پانی سے محروم رہیں گے۔

۵۔ پل صراط (جِسرِ جہنم) اور جنت کی طرف سفر

قیامت کے دن ہر ایک کو پل سے گزارا جائے گا، جسے پل صراط یا جسر جہنم کہا جاتا ہے۔ اس پل کے نیچے جہنم کی آگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں گے اور پل کے دوسری طرف جنت ہوگی۔ نیک لوگ پلک جھپکتے ہی پل سے گزر جائیں گے، لیکن گناہ گاروں کو اپنے گناہوں کے مطابق پل سے گزرنے میں مشکلات ہوں گی۔ جن کے گناہ زیادہ ہوں گے وہ اس پل سے جہنم میں گر جائیں گے۔

۶۔ اہل ایمان کا جہنم سے نکالنا

اہل ایمان میں سے جو لوگ فاسق و فاجر ہوں گے، انھیں ان کی سزا پوری ہونے کے بعد جہنم سے نکال لیا جائے گا، جبکہ کفار ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہیں گے۔

سوال ۳: قیامت کے دن شفاعت کی اقسام کیا ہیں اور ان کا کیا مقصد ہے؟

جواب: شفاعت کے معنی اور مفہوم

شفاعت کے لغوی معنی ''سفارش'' کے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کی حالت میں بہتری لانے کے لیے کسی دوسرے شخص کی درخواست یا سفارش کرنا۔ قیامت کے دن یہ شفاعت انسانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق فائدہ مند ثابت ہوگی۔

شفاعت کبریٰ

شفاعت کبریٰ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خصوصی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا فائدہ پوری انسانیت کو ہوگا، کیونکہ یہ قیامت کے دن حساب کے شروع ہونے سے پہلے لوگوں کے لیے تکالیف کو کم کرے گی اور حساب کے آغاز کے لیے حالتِ انتظار کی شدت کو دور کرے گی۔ شفاعت کبریٰ کو ''مقامِ محمود'' بھی کہا جاتا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ''مقامِ محمود'' کیا ہے؟ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ''مقامِ محمود شفاعت ہی ہے۔'' (جامع ترمذی: 3148)

شفاعت صغریٰ

قیامت کے دن شفاعت صغریٰ کا عمل بھی ہوگا، جس میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام، ملائکہ، علماء، شہداء،

صالحین، قرآن مجید اور روزے اللہ تعالیٰ کے سامنے انسانوں کی سفارش کریں گے۔ ہر ایک کا کردار مختلف ہوگا اور وہ اپنی جگہ پر شفاعت کریں گے تا کہ گناہ گاروں کی حالت میں بہتری آ سکے۔

شفاعت میں اللہ تعالیٰ کا اختیار

شفاعت کا عمل اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہی ممکن ہوگا۔ شفاعت میں کوئی زور زبردستی نہیں ہوگی، کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کسی کا کوئی زور نہیں چل سکتا۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گے شفاعت کا اذن عطا کریں گے اور جس کی چاہت ہوگی اس کی حالت میں تبدیلی لائیں گے۔

سوال۴: عقیدۂ آخرت انسان کی زندگی میں کن اہم اثرات کا باعث بنتا ہے؟

جواب: **عملی زندگی میں عقیدہ آخرت کے اثرات**

۱۔ نیک اعمال کی طرف رغبت

عقیدۂ آخرت کا حامل شخص یہ ایمان رکھتا ہے کہ اس کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے ہیں اور وہ قیامت کے دن ان اعمال کا بدلہ پائے گا۔ اس یقین کی وجہ سے وہ نیک اعمال کی طرف رغبت رکھتا ہے اور اپنی زندگی میں زیادہ سے زیادہ اچھے کام کرنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ قیامت کے دن اس کی نیکیاں اس کے حق میں کام آئیں اور اس کا پلڑا بھاری ہو۔

۲۔ برائی سے اجتناب

عقیدۂ آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص جانتا ہے کہ ہر عمل کا بدلہ ضرور ملے گا، چاہے وہ اچھا ہو یا بُرا۔ اس لیے وہ بُرے اعمال سے بچنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ قیامت میں اس کو سزا نہ ملے۔ اس کا مقصد ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے بُرے اعمال سے گریز کرے اور نیک اعمال کی پیروی کرے تا کہ آخرت میں اس کا انجام خوشگوار ہو۔

۳۔ حقوق کا احترام

عقیدۂ آخرت رکھنے والا شخص اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق کا بھرپور احترام کرتا ہے۔ اس کا یقین ہے کہ قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے ان حقوق کا حساب دینا ہوگا۔ اگر اس نے کسی کا حق مارا یا اس کے فرائض کو نظر انداز کیا، تو اس کے گناہ اس شخص کے اعمال نامے میں منتقل ہو سکتے ہیں۔ اس لیے وہ ہمیشہ دوسروں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور اپنے فرائض کو صحیح طریقے سے ادا کرتا ہے۔

۴۔ صبر و تحمل

عقیدۂ آخرت انسان میں صبر و تحمل پیدا کرتا ہے۔ ایسا شخص یہ جانتا ہے کہ دنیا میں پیش آنے والی مشکلات اور تکالیف کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رضا کی صورت میں ملے گا۔ یہ یقین اسے مصائب کا مقابلہ صبر کے ساتھ کرنے کی طاقت دیتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں دکھ اور درد کا سامنا کرنا اس کی آخرت میں بلندی کا سبب بنے گا۔

۵۔ تعمیرِ سیرت

عقیدۂ آخرت انسان کی سیرت و کردار کی اصلاح کرتا ہے۔ ایمان رکھنے والا شخص اچھے اخلاق کی پیروی کرتا ہے کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے کہ اچھے اخلاق کا انعام قیامت کے دن اسے ملے گا۔ وہ معاشرے میں اخلاقِ حسنہ کو فروغ دینے کے لیے اپنی سیرت کو بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے تا کہ اس کی زندگی ایک مثال بن سکے۔

۶۔ بہادری وسرفروشی

عقیدۂ آخرت انسان میں بہادری اور سرفروشی کے جذبات کو پیدا کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کی زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور ایک دن اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اس لیے وہ اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قربان کرنے سے نہیں گھبراتا۔ عقیدۂ آخرت اسے شہادت کے مرتبے کی جستجو میں مبتلا کرتا ہے اور وہ اس کے لیے ہر خطرے کو خوشی سے قبول کرتا ہے۔

حل مشقی سوالات

سوال 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) انسانوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا:

(الف) میزان پر (ب) پل صراط پر (ج) حوض کوثر پر (د) مقامِ محمود پر

(ii) دنیا کی زندگی ہے:

(الف) مثالی (ب) کھیل تماشا (ج) ہمیشہ رہنے والی (د) عارضی

(iii) برزخی زندگی کا مرحلہ ختم ہوتا ہے:

(الف) میزان نصب ہونے پر (ب) پل صراط سے گزرنے پر (ج) حوض کوثر پر (د) صُور پھونکنے پر

(iv) قیامت کے دن نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سفارش پر شروع ہوگا:

(الف) جزاوسزا کا عمل (ب) حساب کتاب کا عمل (ج) پل صراط سے گزرنے کا عمل (د) صُور پھونکنے کا عمل

(v) عقیدہ آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص نظر رکھتا ہے:

(الف) دنیوی نفع پر (ب) دنیوی نقصان پر (ج) حساب کتاب پر (د) اُخروی نتائج پر

جوابات

(i)	(الف)	(ii)	(د)	(iii)	(د)	(iv)	(ب)	(v)	(د)

اہم کثیر الانتخابی سوالات

۱۔ آخرت پر ایمان کا کیا مطلب ہے؟

(الف) دنیا کی زندگی ہمیشہ قائم رہے گی

(ب) دنیا کی زندگی کا ایک دن خاتمہ ہوگا اور پھر ایک نئی زندگی شروع ہوگی

(ج) دنیا کی زندگی کا کوئی مقصد نہیں ہے

(د) انسانوں کو صرف دنیا کی زندگی میں ہی جزا اور سزا ملے گی

۲۔ قیامت کے دن انسانوں کے اعمال کا حساب کب ہوگا؟

(الف) دنیا میں (ب) برزخ میں (ج) یوم آخرت (د) جنت میں

www.ilmkidunya.com

۳۔ انسان کی آخرت میں جزا وسزا کا آغاز کہاں سے ہوتا ہے؟

(الف) قیامت کے دن (ب) برزخ (ج) جنت (د) میدان محشر

۴۔ شفاعت کبریٰ کس کی خصوصیت ہے؟

(الف) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ (ب) انبیائے کرام علیہم السلام (ج) ملائکہ (د) صالحین

۵۔ جو شخص آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ کس بات پر یقین رکھتا ہے؟

(الف) کہ دنیا کی زندگی کا کوئی مقصد نہیں (ب) کہ تمام اعمال اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہیں

(ج) کہ انسان کے اعمال کا بدلہ دنیا میں ملے گا (د) کہ انسان کے اعمال کا کوئی بدلہ نہیں

۶۔ روز قیامت انسان کو کس چیز کے ذریعے جزا وسزا دی جائے گی؟

(الف) عمل کے ذریعے سے (ب) خون کی مقدار سے (ج) مال کی مقدار سے (د) علم کی مقدار سے

۷۔ شفاعت صغریٰ میں کس چیز کا کردار ہے؟

(الف) نبی خاتم النبیین ﷺ اور انبیائے کرام علیہم السلام (ب) قرآن مجید اور روزے

(ج) ملائکہ، علما و شہدا، صالحین (د) تمام کا کردار ہے

۸۔ قیامت کے دن انسان کس پل سے گزرے گا؟

(الف) پل صراط (ب) پل جنت (ج) پل نور (د) پل فاصلہ

۹۔ جو شخص آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ کس چیز کا زیادہ اہتمام کرتا ہے؟

(الف) برے اعمال (ب) نیک اعمال (ج) مال کمانا (د) صرف دنیاوی فائدے

۱۰۔ آخرت پر ایمان کا انسان کی سیرت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

(الف) بے حسی اور بے راہ روی کا (ب) عمدہ اخلاق اور کردار کی تعمیر کا

(ج) صرف دنیا میں کامیابی کا (د) دنیا کی لذتوں کی خواہش کا

جوابات

۱۔	(ب)	۲۔	(ج)	۳۔	(ب)	۴۔	(الف)	۵۔	(ب)
۶۔	(الف)	۷۔	(د)	۸۔	(الف)	۹۔	(ب)	۱۰۔	(ب)

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) عقیدۂ آخرت کے بارے میں قرآن مجید کی تعلیمات مختصراً بیان کریں۔

جواب: قرآن مجید میں عقیدۂ آخرت کی تعلیم یہ ہے کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور اس کا اختتام ایک دن ہوگا۔ اس کے بعد انسانوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا تاکہ ان کے اعمال کا حساب کیا جائے۔ نیک لوگوں کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور برے اعمال کرنے والوں کو دوزخ میں سزا ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دے گا۔

(ii) آخرت میں مسلمانوں کو کس قسم کی نعمتوں سے نوازا جائے گا؟

جواب: آخرت میں مسلمانوں کو جنت کی نعمتوں سے نوازا جائے گا جہاں انھیں ہمیشہ کی سکونت، نہ ختم ہونے والی خوشیاں، جنت کی ٹھنڈی نہریں، پھول، میٹھے پھل اور پاکیزہ لباس ملے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے سایہ میں ہوں گے اور ان کا عیش و آرام کبھی ختم نہیں ہوگا۔

www.ilmkidunya.com

(iii) قرآنِ مجید نے مشرکین کے دوبارہ زندہ کیے جانے کے شبہات کا کیسے رد کیا ہے؟

جواب: قرآنِ مجید میں مشرکین کے اس شبہے کا رد کیا گیا ہے کہ وہ کیسے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ پہلی بار مخلوق کو پیدا کر سکتا ہے، وہ دوبارہ پیدا کرنے میں بھی قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے یہ کام بہت آسان ہے اور وہ اس پر قادر ہے۔

(iv) حوضِ کوثر کے بارے میں مختصر اتحریر کریں۔

جواب: حوضِ کوثر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو قیامت کے دن عطا کیا جانے والا ایک جنتی حوض ہے۔ جس کا پانی جنت کی نہر سے آتا ہے۔ یہ پانی شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔ اہلِ ایمان اس پانی کو پئیں گے اور ان کی پیاس ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گی، جبکہ کفار اور مشرکین اس سے محروم ہوں گے۔

(v) شفاعتِ کبریٰ سے کیا مراد ہے؟

جواب: شفاعتِ کبریٰ سے مراد وہ بڑی سفارش ہے جو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قیامت کے دن کریں گے تاکہ انسانوں کے حساب کا آغاز ہو سکے۔ یہ شفاعت نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خصوصیت ہے اور اس کی بدولت انسانوں کو قیامت کے دن حساب کے انتظار کی سختی سے نجات ملے گی۔

اہم مختصر جوابی سوالات

۱۔ عقیدۂ آخرت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: عقیدۂ آخرت کا مطلب ہے کہ انسان کی دنیا کی زندگی کا ایک دن خاتمہ ہوگا، اس کے بعد ایک نئی زندگی شروع ہوگی جس میں انسانوں کو ان کے اعمال کے مطابق جزا و سزا دی جائے گی۔

۲۔ قیامت کے دن انسانوں کا حساب و کتاب کب ہوگا؟

جواب: قیامت کے دن انسانوں کا حساب و کتاب یومِ آخرت پر ہوگا جب تمام انسانوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

۳۔ دنیا کا خاتمہ کب ہوگا؟

جواب: دنیا کا خاتمہ ایک دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ اس دنیا کو فنا کر کے آخرت کی زندگی شروع کریں گے، جس کے بعد انسانوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

۴۔ عقیدۂ آخرت پر ایمان کا انسان کی زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: عقیدۂ آخرت پر ایمان رکھنے سے انسان میں نیک اعمال کی رغبت، بُرائی سے اجتناب، حقوق کا احترام، صبر و تحمل، اچھے اخلاق کی تعمیر اور بہادری پیدا ہوتی ہے۔

۵۔ برزخ کی زندگی کیا ہے؟

جواب: برزخ کی زندگی انسان کی موت کے بعد کا مرحلہ ہے جو صُور پھونکے جانے تک جاری رہتا ہے، اس دوران انسانوں کو اپنے اعمال کے مطابق جزا یا سزا ملتی ہے۔

۶۔ قیامت کے دن پلِ صراط کیا ہے؟

جواب: پلِ صراط ایک پل ہے جسے انسانوں کو جہنم کے اوپر سے گزر کر جنت تک پہنچنا ہوگا۔ نیک لوگ پل سے گزر جائیں گے جبکہ گناہ گار جہنم میں گر جائیں گے۔

www.ilmkidunya.com

۷۔ **شفاعت کیا ہے؟**

جواب: شفاعت کا مطلب ہے سفارش کرنا۔ قیامت کے دن نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام، علماء اور صالحین انسانوں کی شفاعت کریں گے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے سے پہلے سزا سے بچ سکیں۔

۸۔ **عقیدۂ آخرت کے بارے میں قرآنِ مجید کی کیا تعلیم ہے؟**

جواب: قرآنِ مجید میں عقیدۂ آخرت کی اہمیت کو بار بار بیان کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کیا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کو دوبارہ زندہ کرنا اس کے لیے آسان ہے۔

۹۔ **نیک اعمال کا کیا نتیجہ ہوگا؟**

جواب: قیامت کے دن جن لوگوں کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا، انھیں جنت میں داخلے کی خوش خبری دی جائے گی اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنت میں جائیں گے۔

۱۰۔ **نیک عمل کرنے کے کیا فوائد ہیں؟**

جواب: نیک عمل کرنے سے انسان کو آخرت میں جزا ملے گی، اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی محبت بڑھے گی اور وہ دنیا و آخرت میں سکون اور خوشی پائے گا۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

1۔ **عقیدۂ آخرت پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔**

جواب: دیکھیے سوال نمبر ا

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام!

عقیدۂ آخرت (برزخ، حشر نشر، میزان، شفاعت، حوضِ کوثر، جنت، جہنم) سے متعلق قرآن و حدیث سے معلومات تلاش کر کے کمرۂ جماعت میں پیش کریں۔

عقیدۂ آخرت سے متعلق مستند دینی کتب کا مطالعہ کریں اور مذکورہ موضوعات کے حوالہ جات تحریر کریں۔

جنت اور جہنم کی زندگی کے موازنے پر مبنی چارٹ بنائیں جس میں ان کے نام، وسعت، ملائکہ کے نام، دروازوں کی تعداد وغیرہ کا ذکر ہو۔

انسانی زندگی کے دیے گئے مراحل کو ترتیبِ زمانی میں لکھیں۔

عالمِ برزخ	عالمِ حشر	جنت یا جہنم	عالمِ دنیا	عالمِ ارواح	بطنِ مادر

www.ilmkidunya.com

(2) عبادات

(الف) فلسفۂ نماز

www.ilmkidunya.com

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نماز کی اہمیت، فلسفے اور احکام کو سمجھ سکیں۔
- نماز میں خشوع و خضوع اور اخلاص کی اہمیت کا ادراک کر سکیں۔
- نماز کے روحانی و جسمانی فوائد اور معاشرتی اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- عملی زندگی میں نماز باجماعت کی پابندی کر سکیں۔
- خشوع و خضوع اور اخلاص کے ذریعے تزکیۂ نفس کر سکیں۔

سوال ۱: نمازکو دینِ اسلام میں کس درجے کی اہمیت حاصل ہے اور اس کی فرضیت کن دلائل سے ثابت ہے؟

جواب: نماز کی اہمیت

نماز، ارکان اسلام میں توحید و رسالت کی شہادت کے بعد اہم ترین رکن ہے۔ احکام اسلام میں نماز کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ قرآنِ مجید میں نماز قائم کرنے کا حکم کثرت سے وارد ہوا ہے۔

۱۔ نماز کا مقام اسلام میں

نماز، توحید اور رسالت کی شہادت کے بعد اسلام کا سب سے اہم رکن ہے۔ اسلام کی بنیاد جن پانچ ارکان پر رکھی گئی ہے، ان میں نماز کا درجہ بنیادی ہے۔ نماز کو دین کا ستون قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ (جامع ترمذی: 2616)

ترجمہ: "دین کی اصل اسلام ہے اور اس کا ستون (عمود) نماز ہے۔"

۲۔ قرآنِ مجید میں نماز کا حکم

قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿31﴾ (سُوْرَةُ الرُّوْم: 31)

ترجمہ: "اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔"

یہ آیت نماز کی فرضیت اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کی تاکید کرتی ہے۔

حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں

ارشادِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہے:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ، شَهَادَةِ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ (صحیح بخاری:8)

ترجمہ: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے: یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا

۳۔ احادیث میں نماز کی اہمیت

رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نماز کو اسلام کے ارکان میں شامل کرتے ہوئے فرمایا:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: توحید و رسالت کی گواہی، نماز، زکوۃ، روزہ اور حج۔''

نماز کو دین کا ستون قرار دیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ:

ترجمہ: ''قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال میں کیا جائے گا۔'' (سنن ابن ماجہ:1425)

۴۔ سابقہ اُمتوں پر نماز کی فرضیت

نماز صرف امت محمدیہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ہی فرض نہیں بلکہ تمام انبیائے کرام علیہ السلام نے اپنی امتوں کو بھی نماز کی تاکید کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز تمام آسمانی ادیان میں ایک مشترکہ اور لازمی عبادت رہی ہے۔

۵۔ نماز کی فرضیت کا انکار

قرآن وسنت کی واضح تعلیمات کے مطابق نماز کی فرضیت پر ایمان رکھنا لازم ہے۔ جو شخص نماز کی فرضیت کا انکار کرے یا اس کا مذاق اڑائے، وہ اسلام کے دائرے سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس لیے نماز کو محض ایک رسم یا عادت نہ سمجھا جائے بلکہ یہ ایک بنیادی دینی فریضہ ہے۔

۶۔ نماز کے روحانی اور اخلاقی فوائد

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نماز کو گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ قرار دیا۔ ایک حدیث میں مثال دی گئی ہے:

ترجمہ: ''اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے نہر ہو اور وہ دن میں پانچ بار اس میں نہائے تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گا؟''

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: ''نہیں''، تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''تم کیا سمجھتے ہو اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے نہر ہو جس سے وہ ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو، کیا اس (کے جسم) کا کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گا؟'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: اس کا کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے گناہوں کو صاف کر دیتا ہے۔'' (صحیح مسلم:667)

۷۔ نماز کی ادائیگی کا طریقہ

نماز ایک مخصوص عبادت ہے جس کا طریقہ خود نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سکھایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''نماز ایک مخصوص عبادت ہے جو کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے امت کو سکھائی ہے اور ارشاد فرمایا کہ نماز اس طرح ادا کرو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔'' (صحیح بخاری:6008)

اس سے نماز کی سنت کے مطابق ادائیگی کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوال۲: نماز انسان کے روحانی، اخلاقی اور عملی پہلوؤں پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے؟

جواب: **فلسفۂ نماز**

نماز محض عبادت کا ایک طریقہ نہیں بلکہ بندے اور خالق کے درمیان ایک گہرا روحانی رابطہ، اصلاحِ نفس اور زندگی میں نظم وضبط کا جامع ذریعہ ہے۔ اس مضمون میں نماز کے فلسفے کو مختلف پہلوؤں سے تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ سے روحانی تعلق

نماز کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک قوی روحانی تعلق قائم کرنا ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔'' (صحیح بخاری: 417)

یہ تعلق انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت، خوف اور خشیت پیدا کرتا ہے، جو اس کی سوچ، عمل اور رویے پر اثر انداز ہوتا ہے۔

۲۔ عاجزی اور بندگی کا اظہار

نماز بندے کو سجدہ کرنے، جھکنے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کو تسلیم کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ سجدے کی حالت میں انسان اپنی عاجزی، کمزوری اور محتاجی کا اعتراف کرتا ہے، جو اسے تکبر، غرور اور خود پسندی سے بچاتا ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کی یاد کا مسلسل ذریعہ

دن میں پانچ وقت نماز ادا کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں ہوتا۔ نماز روزانہ کی زندگی میں کئی بار انسان کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کا موقع دیتی ہے، جو اسے دنیاوی مشغولیات میں گم ہو جانے سے روکتی ہے۔

۴۔ نفس کی اصلاح اور گناہوں سے حفاظت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ ؕ (سُوۡرَةُ العَنۡكَبُوۡت: 45)

ترجمہ: ''بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بُرے کاموں سے۔''

نماز انسان کی خواہشاتِ نفس پر قابو پانے، بُرے خیالات کو دبانے اور نیک اعمال کی طرف راغب ہونے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ یہ انسان کے دل و دماغ کو صاف کرتی ہے اور زندگی میں تقویٰ اور پرہیزگاری پیدا کرتی ہے۔

۵۔ اخلاقی و عملی تربیت

نماز انسان کو نظم وضبط، وقت کی پابندی، صفائی، خلوص اور عاجزی سکھاتی ہے۔ یہ صفات نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی زندگی میں بھی بہتری کا باعث بنتی ہیں اور ایک نیک، متوازن اور صالح معاشرے کے قیام میں مدد دیتی ہیں۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و محبت کا ذریعہ

نماز انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت، فرمانبرداری اور محبت پیدا کرتی ہے۔ یہ عمل اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے اور بار بار اس کی طرف رجوع کرنے کا ذریعہ بن کر بندے کو گناہوں، غفلت اور دنیا پرستی سے بچاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوال ۳: نماز کی فرضیت، شرائط اور روحانیت کے حوالے سے قرآن وسنت کی روشنی میں نماز کی اہمیت کو بیان کریں۔

جواب: **نماز کے احکامات**

نماز دین اسلام کا اہم ترین فریضہ ہے جو ہر حال میں فرض ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے نماز کی ادائیگی کے متعلق مختلف احوال میں واضح ہدایات دی ہیں تاکہ امت ہر حال میں یہ عبادت انجام دے سکے۔ ذیل میں نماز کے احکامات کو تفصیل سے مختلف عنوانات کے تحت بیان کیا گیا ہے:

۱۔ ہر حال میں نماز کی فرضیت

نماز سفر ہو یا حضر، بیماری ہو یا صحت، خوشی ہو یا غم، جنگ ہو یا امن، ہر حال میں فرض ہے۔
نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کسی بھی حالت میں نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں دی، البتہ بعض مجبوریوں میں آسانیاں ضرور دی گئی ہیں، جیسے:

(۱) بیماری کی حالت میں بیٹھ کر، لیٹ کر یا اشاروں کے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت

(۲) سفر میں نماز کو قصر (مختصر) کرنے کی اجازت

۲۔ پانچ وقت کی فرض نمازیں

ایک دن میں پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں:

(۱) فجر (۲) ظہر (۳) عصر (۴) مغرب (۵) عشا

یہ نمازیں اپنے مخصوص اوقات میں فرض ہیں اور وقت پر ادا کرنا ان کی اہم ترین شرط ہے۔

۳۔ وضو اور تیمم

نماز کی ادائیگی سے پہلے وضو کرنا فرض ہے۔ وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اگر پانی نہ ہو یا استعمال ممکن نہ ہو (مثلاً بیماری کی صورت میں) تو تیمم کی اجازت دی گئی ہے۔

۴۔ نماز کی شرائط

نماز کی درست ادائیگی کے لیے چند شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے:

(۱) بدن کا پاک ہونا (۲) کپڑوں کا پاک ہونا (۳) نماز کی جگہ کا پاک ہونا
(۴) وضو یا تیمم کرنا (۵) ستر کا چھپا ہونا (جسم کے مخصوص حصے) (۶) قبلہ رخ ہونا
(۷) نماز کا وقت ہونا (۸) نماز کی نیت کرنا

۵۔ نماز میں ممنوع حرکات

نماز کے دوران بعض حرکات سے اجتناب ضروری ہے کیونکہ یہ خشوع وخضوع کو متاثر کرتی ہیں:

(۱) بار بار کپڑے درست کرنا (۲) آسمان کی طرف دیکھنا (۳) ادھر اُدھر نظریں گھمانا
(۴) انگلیاں چٹخانا (۵) بلا ضرورت حرکت کرنا (۶) کھنگھورتے رہنا

۶۔ خشوع وخضوع کی اہمیت

نماز کی اصل روح خشوع وخضوع ہے:

www.ilmkidunya.com

خشوع: جسمانی عاجزی، اعضا کی انکساری   خضوع: دل کی توجہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھکاؤ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿1﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿2﴾ (سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن: 1-2)

ترجمہ: ''یقیناً ایمان والے کامیاب ہو گئے۔ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔''

نماز نہ صرف فرض عبادت ہے بلکہ انسان کی روحانی، اخلاقی اور عملی اصلاح کا ذریعہ بھی ہے۔ اس لیے اس کی ادائیگی مکمل آداب، شرائط اور خشوع وخضوع کے ساتھ ہونی چاہیے۔

سوال ۴: نماز میں خشوع وخضوع، اخلاص اور باجماعت نماز کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: **نماز کی روح خشوع وخضوع اور اخلاص**

نماز کی روح خشوع وخضوع اور اخلاص ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف دل وجسم کے جھکاؤ کا نام ہے اور باجماعت نماز ادا کرنے سے نہ صرف زیادہ اجر حاصل ہوتا ہے بلکہ امت میں اتحاد، نظم وضبط اور اسلامی معاشرتی نظام کا عملی اظہار بھی ہوتا ہے۔

۱۔ نماز میں خشوع وخضوع کی کیفیت

نماز کی اصل روح خشوع وخضوع ہے، یعنی

خشوع: جسمانی عاجزی، اعضا کی انکساری   خضوع: دل کی توجہ، اللہ تعالیٰ کی طرف جھکاؤ

حدیثِ مبارکہ

''حدیث مبارک میں خشوع وخضوع کی کیفیت کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے سینے سے رونے کی وجہ سے چکی کی آواز کے مانند آواز آتی تھی۔'' (سنن ابی داود: 904)

یہ کیفیت نماز میں گہرے خشوع وخضوع کی علامت ہے۔

۲۔ خشوع وخضوع کے ساتھ نماز کی فضیلت

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے سنا کہ جو مسلمان فرض نماز کا وقت پائے اور اچھی طرح وضو کرے اور خشوع وخضوع سے نماز ادا کرے تو وہ نماز اس کے تمام پچھلے گناہوں کے لیے کفارہ ہو جائے گی۔'' (صحیح مسلم: 228)

۳۔ نماز میں اخلاص کی اہمیت اور ریاکاری سے بچاؤ

اخلاص، نماز کی قبولیت کے لیے بنیادی شرط ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ﴿2﴾ (سُوْرَۃُ الزُّمَر: 2)

ترجمہ: ''تو آپ اللہ کی عبادت کیجیے اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے۔''

www.ilmkidunya.com

حدیثِ مبارکہ

ترجمہ: "جس نے ریا کاری سے نماز ادا کی اس نے شرک کیا۔" (مسند احمد:17140)

۴۔ نماز کے قیام کا فلسفہ

نماز قائم کرنے کا مطلب صرف ظاہری حرکات نہیں بلکہ:

(۱) شرائط و آداب کی پابندی (۲) خشوع، خضوع اور اخلاص کی موجودگی

ہر اس عمل سے پرہیز جو نماز کے اجر کو ضائع کرے۔

۵۔ نماز باجماعت کی تاکید

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿43﴾ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:43)

ترجمہ: "اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"

اس آیت میں نماز باجماعت کی واضح ترغیب دی گئی ہے۔

۶۔ نماز باجماعت کے فضائل

احادیث مبارکہ کے مطابق:

ترجمہ: "باجماعت نماز اکیلے کی پچیس نمازوں کے برابر (فضیلت رکھتی) ہے۔" (صحیح مسلم:649)

"اور ایک دوسرے موقع پر باجماعت نماز ادا کرنے (کے ثواب) کو ستائیس نمازوں کے برابر قرار دیا گیا ہے۔" (صحیح بخاری:645)

۷۔ اذان اور باجماعت نماز کی یاددہانی

دن میں پانچ بار اذان کی آواز مسلمان کو:

(۱) نماز کی طرف بلاتی ہے۔ (۲) باجماعت ادا کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

۸۔ باجماعت نماز کے اجتماعی فوائد

(۱) نظم و ضبط اور اتحاد کی فضا قائم ہوتی ہے۔ (۲) اسلامی معاشرتی نظام کا اظہار ہوتا ہے۔

(۳) اسلام کے تہذیبی حسن اور اجتماعی تربیت کا ذریعہ بنتی ہے۔

سوال ۵: نماز کے روحانی، جسمانی، انفرادی، معاشرتی اور اخروی فوائد بیان کریں۔

جواب: نماز کے فوائد

نماز کے فوائد درج ذیل ہیں:

۱۔ نماز کے روحانی فوائد

اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط ہوتا ہے۔ نماز ذکر الٰہی کا ذریعہ ہے، جس سے دل کو سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ احساسِ بندگی قائم رہتا ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حق دار بنتا ہے۔ نماز گناہوں کا کفارہ بنتی ہے اور انسان کو برائیوں سے دور رکھتی ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی

www.ilmkidunya.com

اطاعت اور بندگی کا مظہر ہے۔

۲۔ نماز کے جسمانی فوائد

انسان کو دن میں پانچ بار وضو کرنے سے ہاتھ، چہرہ اور پاؤں دھلنے کے باعث جسمانی صفائی اور تازگی حاصل ہوتی ہے۔ وضو سے بیماریوں سے بچاؤ اور صفائی کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ رکوع اور سجدہ جسم کے مختلف عضلات کو حرکت دیتے ہیں جو طبی فوائد کا باعث بنتے ہیں۔ سجدے کی حالت میں خون دماغ تک آسانی سے پہنچتا ہے، جس سے دماغی تازگی حاصل ہوتی ہے۔

۳۔ نماز کے انفرادی فوائد

انسان کو دن بھر میں عبادت کے ذریعہ اپنی اصلاح کا موقع ملتا ہے۔ نفسیاتی سکون حاصل ہوتا ہے اور صبر و تحمل جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ بندے میں وقت کی پابندی، نظم و ضبط اور مقصدیت پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ نماز کے معاشرتی و اجتماعی فوائد

نماز باجماعت ادا کرنے کی صورت میں مسلمان ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں۔ اطاعت امیر، باہمی محبت، ہمدردی اور یگانگت پیدا ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی ہوتی ہے، جس سے غم گساری اور بھائی چارے کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔ نماز کی صف میں امیر و غریب، گورا و کالا سب برابر کھڑے ہوتے ہیں، جو مساوات اور اخوت کا عملی مظاہرہ ہے۔ معاشرتی تفاوت کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔

۵۔ نماز: دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ

قرآن و سنت کی روشنی میں نماز کو خشوع و خضوع کے ساتھ قائم کرنا ضروری ہے۔ نماز سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یہ عمل دنیاوی فلاح اور آخرت کی کامیابی کا سبب بنتا ہے۔

حل مشقی سوالات

سوال: 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) توحید و رسالت کی شہادت کے بعد اسلام کا اہم ترین رکن ہے:

(الف) نماز (الف) روزہ (ج) حج (د) زکوٰۃ

(ii) ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق بے حیائی اور برائی سے روکنے والا عمل ہے:

(الف) روزہ (ب) حج (ج) عمرہ (د) نماز

(iii) دین کا ستون ہے:

(الف) نماز (ب) صدقہ و خیرات (ج) کمزوروں کی مدد (د) بڑوں کا ادب

(iv) نہر میں غسل کرنے کی مثال میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم نے ترغیب دی ہے:

(الف) پانچوں وقت نماز کی (ب) نماز تہجد کی (ج) نماز تراویح کی (د) نماز جنازہ کی

(v) اطاعتِ امیر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے:

(الف) باجماعت نماز ادا کرنے سے (ب) پنج گانہ نماز ادا کرنے سے (ج) وقت پر نماز ادا کرنے سے (د) نوافل ادا کرنے سے

جوابات

(i)	(الف)	(ii)	(د)	(iii)	(الف)	(iv)	(الف)	(v)	(الف)

www.ilmkidunya.com

اہم کثیر الانتخابی سوالات

www.ilmkidunya.com

۱۔ نماز کو قرآن میں کس قدر اہمیت دی گئی ہے؟

(الف) صرف چند مقامات پر ذکر ہے (ب) صرف سنت میں ذکر ہے

(ج) کثرت سے نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے (د) صرف حج کے ساتھ ذکر ہے

۲۔ نماز کے بغیر اسلام کی مثال کس چیز کی مانند ہے؟

(الف) جسم کے بغیر لباس (ب) چراغ کے بغیر روشنی (ج) روح کے بغیر جسم (د) درخت کے بغیر پھل

۳۔ نماز کو دین کا ستون کس نے قرار دیا؟

(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم نے (د) امام بخاری نے

۴۔ نماز سے متعلق سب سے پہلا سوال قیامت کے دن کس چیز کے بارے میں ہوگا؟

(الف) روزہ (ب) زکوۃ (ج) نماز (د) حج

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) نماز کی اہمیت مختصراً بیان کریں۔

جواب: نماز اسلام کا دوسرا اہم ترین رکن ہے اور دین کا ستون ہے۔ قرآن و سنت میں اس کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ قیامت کے دن سب سے پہلا سوال بھی نماز کے بارے میں ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے اور گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

(ii) باجماعت نماز کے عملی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: نماز باجماعت نظم و ضبط اور اتحاد کا درس دیتی ہے۔ اس سے باہمی محبت، ہمدردی، مساوات اور اجتماعی شعور پیدا ہوتا ہے۔ امیر کی اطاعت اور مسلمانوں کے حالات سے آگاہی کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔

(iii) نماز میں خشوع و خضوع سے کیا مراد ہے؟

جواب: خشوع سے مراد انسان کے ظاہری اعضا کی عاجزی و انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکنا ہے جبکہ خضوع سے مراد انسان کے دل اور خیالات کا اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ خشوع و خضوع کو نماز کی روح قرار دیا گیا ہے۔

(iv) نماز کی کوئی سی دو شرائط تحریر کریں:

جواب: (۱) نماز سے پہلے وضو کرنا۔ (۲) ستر کا چھپا ہونا۔

یہ دونوں نماز کے درست ہونے کے لیے لازمی شرائط ہیں۔

(v) نماز کے کوئی سے دو فوائد تحریر کریں:

جواب: نماز سے دل کو سکون اور روحانی اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

نماز کے ذریعے گناہوں کی معافی اور برائیوں سے بچاؤ ممکن ہوتا ہے۔

اہم مختصر جوابی سوالات

۱۔ نماز کو اسلام میں کیا مقام حاصل ہے؟

جواب: نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے اور اسے توحید و رسالت کے بعد سب سے اہم فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن و سنت میں نماز کو بار بار قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۲۔ نماز کے بارے میں قرآن مجید کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن میں فرمایا گیا ہے: ”نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جانا۔“ (الانعام: 72)۔ اس سے نماز کی اہمیت اور اس کی توحید سے وابستگی واضح ہوتی ہے۔

۳۔ نماز کو دین کا ستون کیوں کہا گیا ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ ”نماز دین کا ستون ہے۔“ یعنی جس طرح عمارت ستون کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی، ویسے ہی دین نماز کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔“

www.ilmkidunya.com

۴۔ نماز کا فلسفہ کیا ہے؟

جواب: نماز بندے کو اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کا ذریعہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قربت، عاجزی، خشیت اور بندگی کا اظہار ہے جو زندگی کو نیکی کی طرف مائل کرتا ہے۔

۵۔ نماز کے ذریعے کون سی روحانی کیفیت پیدا ہوتی ہے؟

جواب: نماز سے بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت، خوف، عاجزی اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔ سجدے کے ذریعے انسان اپنے نفس کے غرور سے بچتا ہے۔

۶۔ نماز باجماعت کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: قرآن وحدیث میں نماز کو جماعت سے ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ باجماعت نماز کا ثواب انفرادی نماز سے کئی گنا زیادہ ہوتا ہے اور اس سے معاشرتی اتحاد پیدا ہوتا ہے۔

۷۔ نماز کے دوران کن چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے؟

جواب: نماز میں نظریں گھمانا، آسمان کی طرف دیکھنا، کپڑے درست کرنا، انگلیاں چٹخانا اور غیر ضروری حرکتیں ناپسندیدہ ہیں۔ یہ خشوع وخضوع کو متاثر کرتے ہیں۔

۸۔ نماز کے جسمانی فوائد کیا ہیں؟

جواب: وضو سے جسمانی صفائی حاصل ہوتی ہے اور رکوع وسجدہ دماغ وجسم کے لیے مفید ہیں۔ نماز سے انسانی جسم تروتازہ اور صحت مند رہتا ہے۔

۹۔ نماز کے معاشرتی فوائد کیا ہیں؟

جواب: نماز باجماعت سے مساوات، بھائی چارا، ہمدردی اور اطاعتِ امیر کی تربیت ہوتی ہے۔ ایک صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا معاشرتی تفریق کو ختم کرتا ہے۔

۱۰۔ نماز میں اخلاص کیوں ضروری ہے؟

جواب: نماز صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خالص نیت سے ادا کرنی چاہیے۔ ریاکاری سے نماز کا اجر ختم ہو جاتا ہے اور یہ شرک کے مترادف قرار دی گئی ہے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

1- نماز کی اہمیت اور اس کے فوائد وثمرات پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر۲ اور ۳

سرگرمیاں برائے طلبہ واساتذہ کرام

- طلبہ مستند کتب کے ذریعے سے اور اپنے بڑوں سے نماز کے احکام ومسائل سمجھیں۔
- نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی تدابیر تلاش کر کے اپنی نوٹ بک میں لکھیں۔
- سبق میں دی گئی نماز کی حکمتوں اور فضائل کے علاوہ مزید تلاش کریں۔
- نماز بے حیائی اور برائی سے روکنے میں کیسے مددگار ہوتی ہے؟ اس موضوع پر تقریر کا اہتمام کریں۔
- نماز باجماعت کے ذریعے درج ذیل میں سے آپ نے کون سی صفات واثرات محسوس کیے؟ نشان دہی کریں۔

وقت کی پابندی	نظم وضبط	خشوع وخضوع	عاجزی	اللہ تعالیٰ کا خوف محسوس ہونا	مساوات	جسمانی چستی

www.ilmkidunya.com

(ب) فلسفۂ زکوٰۃ وصدقات

www.ilmkidunya.com

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- زکوٰۃ کی فرضیت اور حکمتوں کو جان سکیں۔
- عشر اور خمس کے متعلق جان سکیں۔
- زکوٰۃ کے احکام و مسائل، آداب اور عاملین زکوٰۃ کی تحدید کو سمجھ سکیں۔
- زکوٰۃ، عشر اور خمس کی حکمت اور فضائل سے آگاہ ہو سکیں۔
- اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ وصدقات کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- صاحب نصاب ہونے کی صورت میں اپنے گھر والوں، بزرگوں یا علمائے کرام کی مدد سے زکوٰۃ کا حساب کر سکیں۔
- زکوٰۃ وصدقات کو مستحقین تک پہنچانے کا ذریعہ بن سکیں۔
- صدقات اور رفاہ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بن سکیں۔

سوال ۱: زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لیے کون سی بنیادی شرائط پوری ہونا ضروری ہیں؟

جواب: **زکوٰۃ کا مفہوم**

لغوی معنی: زکوٰۃ کے لغوی معنی ہیں، پاک ہونا، نشو ونما پانا اور بڑھنا ہے۔

اصطلاحی معنی: اصطلاح میں زکوٰۃ سے مراد وہ مالی عبادت ہے جو ہر عاقل، بالغ، صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے۔ یہ عبادت سال میں ایک مرتبہ اڑھائی فیصد (2.5%) کی شرح سے ادا کی جاتی ہے۔

روحانی فائدہ

جو مسلمان زکوٰۃ ادا کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے مال کو پاک کرتا ہے اور اس کے دل سے دولت کی ہوس دور ہو جاتی ہے۔

قرآنی حکم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ (سُوْرَةُ التَّوْبَة: 103)

ترجمہ: ”آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) ان کے مال میں سے صدقہ لیجیے تاکہ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) انھیں پاک کریں اور اس کے ذریعہ ان کا تزکیہ کریں۔“

زکوٰۃ کی فرضیت

زکوٰۃ یکم رمضان المبارک 2 ہجری کو فرض ہوئی۔ زکوٰۃ کا مکمل نظام 9 ہجری میں، فتح مکہ کے بعد نافذ کیا گیا۔ زکوٰۃ ایک فرض عبادت ہے اور اس کا انکار کرنے والا دائرۂ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔

تاریخی واقعہ

حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد بعض عرب قبائل نے مسلم حکومت کو زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان کے خلاف جہاد کیا اور زکوٰۃ کے حکم کو نافذ کیا۔

زکوٰۃ کے لازم ہونے کی شرائط

زکوٰۃ لازم ہونے کے لیے درج ذیل شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے:
عاقل (سمجھدار) ہو، بالغ ہو، مسلمان ہو، آزاد ہو، صاحبِ نصاب ہو اور اس کے پاس مال قرض اور بنیادی ضروریات (مثلاً کھانا، لباس، رہائش کا سامان) سے زائد ہو اور صاحبِ نصاب ہوئے ایک سال گزر چکا ہو۔

اہم نکتہ

اگر سال کے شروع اور آخر میں مال نصاب کے برابر یا زیادہ ہو تو زکوٰۃ فرض ہے، سال کے دوران اس مال میں کمی ہونے کا زکوٰۃ پر اثر نہیں پڑتا۔ سال کے آخر میں موجود تمام مال پر زکوٰۃ دینا لازم ہے۔

سوال۲: نصاب زکوٰۃ میں کن چیزوں پر اور کس شرح سے زکوٰۃ فرض ہے؟

جواب: نصابِ زکوٰۃ

سونا اور چاندی کا نصاب

زکوٰۃ کا نصاب سونے اور چاندی کی مقررہ مقدار پر مبنی ہے۔ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے (7.5 تولے) اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولے (52.5 تولے) ہے۔ جس شخص کے پاس ان میں سے کسی ایک کی مالیت کے برابر یا زیادہ مال موجود ہو اور وہ مال سال بھر موجود رہے، تو اس پر سال کے اختتام پر اڑھائی فیصد (2.5%) یعنی چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے۔

جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب

زکوٰۃ کچھ خاص جانوروں پر بھی واجب ہے، بشرطیکہ وہ جانور نسل بڑھانے کی نیت سے رکھے گئے ہوں اور سال کے اکثر حصے میں چراگاہ یا جنگل میں چرتے ہوں۔ ان کا نصاب یہ ہے: پانچ اونٹ، تیس گائیں یا بھینسیں اور چالیس بکریاں۔ جب یہ نصاب مکمل ہو جائے اور سال گزر جائے تو ان جانوروں پر زکوٰۃ ان کی مقررہ شرح کے مطابق ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے۔

مالِ تجارت

ایسے جانور یا اشیا جو خرید و فروخت یعنی تجارت کی نیت سے رکھے گئے ہوں، انھیں "مالِ تجارت" کہا جاتا ہے۔ ان پر جانوروں والی زکوٰۃ لاگو نہیں ہوتی بلکہ ان پر مالِ تجارت کے اصول کے مطابق زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مالِ تجارت پر بھی سال گزرنے پر 2.5 فیصد زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

نقدی اور ضرورت سے زائد اشیا

زکوٰۃ صرف سونا چاندی یا جانوروں پر ہی نہیں بلکہ نقد رقم، بینک بیلنس، مالِ تجارت اور ضرورت سے زائد اشیا (جیسے اضافی زیورات، قیمتی اشیا، زمینیں، مکانات وغیرہ) پر بھی فرض ہے، بشرطیکہ وہ نصاب کو پہنچ جائیں اور ان پر ایک سال گزر جائے۔ ان تمام پر 2.5 فیصد کی شرح سے زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

زکوۃ کی ادائیگی کی ذمہ داری

ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے تمام اثاثہ جات کا مکمل جائزہ لے اور ایمانداری، دیانت اور احساسِ فرض کے ساتھ ہر سال زکوۃ ادا کرے تاکہ اس کا مال بھی پاک ہو اور دل بھی دولت کی محبت سے صاف ہو جائے۔

سوال ۳: زکوۃ کن آٹھ مصارف میں خرچ کی جاسکتی ہے؟

جواب: مصارفِ زکوۃ (زکوۃ کہاں خرچ کی جائے)

اسلام نے زکوۃ صرف فرض قرار دے کر چھوڑ نہیں دیا بلکہ یہ بھی واضح فرمایا کہ زکوۃ کن لوگوں کو دی جاسکتی ہے۔ قرآنِ مجید کے مطابق زکوۃ کے آٹھ مصارف ہیں:

فقرا: وہ لوگ جن کے پاس آمدنی تو ہو لیکن مکمل کفالت کے لیے ناکافی ہو۔

مساکین: وہ افراد جو شدید غربت اور تنگدستی کا شکار ہوں۔

عاملین: زکوۃ اکٹھی کرنے والا انتظامی عملہ جو ریاست یا معاشرے کی جانب سے مقرر ہو۔

تالیفِ قلوب: ایسے افراد جنھیں اسلام کی طرف مائل کرنے یا دل جوئی کے لیے مدد دی جائے۔

غلاموں کی آزادی: زکوۃ ایسے غلاموں کو آزاد کرانے میں خرچ کی جاسکتی ہے جو خرید کر آزاد کیے جائیں۔

قرض داران: وہ لوگ جن پر جائز قرض ہو اور وہ اسے ادا کرنے کے قابل نہ ہوں۔

فی سبیل اللہ: دین کے فروغ، دینی تعلیم، جہاد، دعوتِ دین اور رفاہی کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

مسافر: وہ مسافر جو حالتِ سفر میں ضرورت مند ہو جائے اگرچہ وہ اپنے شہر میں مالدار ہو۔

سوال ۴: عشر، خمس اور عاملینِ زکوۃ سے متعلق اسلامی احکامات کیا ہیں؟

جواب: عشر

عشر کا لغوی مطلب ہے "دسواں حصہ"۔ دینی اصطلاح میں یہ زمین کی پیداوار کی زکوۃ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ (سُوْرَۃُ الْاَنْعَام: 141)

ترجمہ: "اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔"

جو زمین بارش، نہر یا چشموں سے سیراب ہو، اس پر پیداوار کا دسواں حصہ (10%) بطور عشر ادا کرنا لازم ہے، لیکن اگر زمین کو کنویں یا کسی مصنوعی طریقے سے سیراب کیا گیا ہو تو اس پر پیداوار کا نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ (5%) واجب ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ عشر میں سال کا گزرنا ضروری نہیں۔ اگر ایک سال میں دو یا زائد فصلیں ہوں، تو ہر فصل کے وقت عشر ادا کرنا لازم ہوگا۔ نیز، سرکاری ٹیکس دینے سے عشر ادا نہیں ہوتا۔

خمس

خمس کا مطلب ہے پانچواں حصہ (20%)۔ شرعی اصطلاح میں خُمس اس مال پر واجب ہے جو دشمنانِ اسلام سے جنگ کے دوران بطور مالِ غنیمت حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ سورۃ انفال میں فرماتا ہے:

ترجمہ: "اور جان لو کہ تم جو کوئی چیز غنیمت میں حاصل کرو تو بے شک اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے اور رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رشتہ داروں کے لیے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے) ہے۔" (سُوْرَۃُ الْاَنْفَال: 41)

www.ilmkidunya.com

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ مخصوص مستحقین میں تقسیم کیا جانا چاہیے، تا کہ معاشرتی عدل اور فلاح کو فروغ حاصل ہو۔

عاملینِ زکوٰۃ کی ذمہ داری

زکوٰۃ وصول کر کے مستحقین تک پہنچانے والے افراد کو عاملین کہا جاتا ہے۔ ان کی ذمہ داری نہایت اہم اور حساس ہے۔ اس منصب کو دیانت داری، امانت اور اخلاص کے ساتھ انجام دینا ضروری ہے۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کوئی ذمہ داری عطا کی اور اس کا انتقال اس حال میں ہوا کہ وہ اس ذمہ داری میں خیانت اور کھوٹ سے کام لے رہا تھا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام فرما دے گا۔'' (صحیح بخاری: 7151)

لہٰذا ضروری ہے کہ زکوٰۃ کی ادائی صرف انفرادی نہ ہو، بلکہ محلہ، جماعت یا حکومتی سطح پر اجتماعی نظام کے تحت زکوٰۃ کو جمع کر کے اس کے درست مصارف میں تقسیم کیا جائے، تا کہ حقدار محروم نہ رہیں اور زکوٰۃ کا مقصد مکمل طور پر حاصل ہو۔

سوال ۵: زکوٰۃ اسلام کے معاشی نظام میں کس طرح اہمیت رکھتی ہے؟

جواب: اسلام میں معاشی نظام میں زکوٰۃ کی اہمیت

۱۔ زکوٰۃ: روحِ معاشی نظام

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کو وہی مقام حاصل ہے جو انسانی جسم میں روح کو حاصل ہوتا ہے۔ زکوٰۃ نہ صرف ایک مالی عبادت ہے بلکہ یہ اسلامی معیشت کی بنیاد بھی ہے، جو دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتی ہے۔

۲۔ غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ

زکوٰۃ کے نظام سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ممکن ہوتا ہے۔ جب صاحب نصاب لوگ اپنی زکوٰۃ باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں تو غریب اور نادار افراد کی مدد ہو جاتی ہے، جس سے فلاحی معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

۳۔ دولت کی گردش

زکوٰۃ کے ذریعے دولت چند ہاتھوں میں محدود رہنے کے بجائے معاشرے میں گردش کرتی ہے۔ اس سے ہر فرد کی بنیادی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں اور دولت کا غیر منصفانہ ارتکاز ختم ہوتا ہے۔

۴۔ سماجی اصلاح اور جرائم کا خاتمہ

زکوٰۃ کی ادائیگی سے معاشرے میں جرائم، چوری، ظلم اور گداگری جیسے منفی رجحانات کم ہو جاتے ہیں، کیونکہ جب غریبوں کی بنیادی ضروریات پوری ہوتی ہیں تو وہ ناجائز ذرائع سے روزی کمانے کی طرف نہیں جاتے۔

۵۔ طبقاتی تفریق کا خاتمہ

زکوٰۃ کا نظام سماج میں موجود امیر اور غریب کے درمیان فاصلہ کم کرتا ہے۔ اس سے طبقاتی کشمکش میں کمی آتی ہے اور معاشرتی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔

۶۔ مال کی پاکیزگی اور روحانی فوائد

زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ زکوٰۃ انسان کو بخل، حرص اور دنیا پرستی جیسی باطنی بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے اور اسے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

۷۔ عشر، خمس اور صدقات کا نفاذ

اگر زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ عشر، خمس اور صدقات کا نظام بھی درست معنوں میں نافذ کر دیا جائے تو نہ صرف غربت کا خاتمہ ممکن ہے بلکہ ایک حقیقی اسلامی فلاحی ریاست قائم ہو سکتی ہے۔

۸۔ انفرادی و اجتماعی برکات

اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے نہ صرف فرد کے مال میں برکت آتی ہے بلکہ معاشرے میں رحمت، سکون اور آسودگی کا ماحول جنم لیتا ہے۔ بیماریاں، آفات اور مسائل کم ہوتے ہیں اور محروم طبقات کو جینے کا سہارا ملتا ہے۔

حل مشقی سوالات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) ارشاد ربانی کے مطابق زکوٰۃ کی فرضیت کا مقصد ہے:

(الف) مال کی پاکیزگی (ب) گردش دولت (ج) غربت کا خاتمہ (د) نفرتوں کا خاتمہ

(ii) منکرین زکوٰۃ کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اقدام کیا:

(الف) جہاد کا (ب) جلاوطنی کا (ج) قید کا (د) بائیکاٹ کا

(iii) مصنوعی طریقے سے سیراب ہونے والی زمین پر عشر کی شرح ہے:

(الف) اڑھائی فی صد (ب) پانچ فی صد (ج) سات فی صد (د) دس فی صد

(iv) مال غنیمت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اہل بیت اطہار کا حصہ کہلاتا ہے:

(الف) عشر (ب) خمس (ج) صدقہ فطر (د) جزیہ

(v) زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے سے ختم ہو جاتی ہے:

(الف) غربت (ب) بدسلوکی (ج) بدانتظامی (د) فضول خرچی

جوابات

(i)	(الف)	(ii)	(الف)	(iii)	(ب)	(iv)	(ب)	(v)	(الف)

اہم کثیر الانتخابی سوالات

۱۔ زکوٰۃ کب فرض ہوئی؟

(الف) یکم رجب 1 ہجری (ب) 10 رمضان 3 ہجری (ج) یکم رمضان 2 ہجری (د) 10 ذوالحجہ 9 ہجری

۲۔ زکوٰۃ کا لغوی مطلب کیا ہے؟

(الف) عبادت اور دعا (ب) پاک ہونا، بڑھنا (ج) قربانی دینا (د) خرچ کرنا

www.ilmkidunya.com

۳۔ زکوٰۃ کا نصاب سونا کے حساب سے کیا ہے؟

(الف) پانچ تولہ (ب) دس تولہ (ج) ساڑھے سات تولہ (د) پندرہ تولہ

۴۔ عشر کب ادا کرنا لازم ہوتا ہے؟

(الف) مال پر سال گزرنے کے بعد (ب) پیداوار کی کٹائی کے دن

(ج) زمین کی خریداری پر (د) ٹیکس ادا کرنے کے بعد

۵۔ زکوٰۃ کن پر فرض ہے؟

(الف) ہر بالغ، عاقل، آزاد، صاحب نصاب مسلمان پر (ب) صرف بزرگوں پر

(ج) صرف مردوں پر (د) صرف امیروں پر

۶۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

(الف) دولت بڑھتی ہے (ب) مال اور دل پاک ہوتے ہیں (ج) عمر لمبی ہوجاتی ہے (د) ٹیکس معاف ہوجاتا ہے

۷۔ خمس کس مال پر دیا جاتا ہے؟

(الف) تجارت کے مال پر (ب) ذاتی جائیداد پر (ج) مال غنیمت پر (د) تنخواہ پر

۸۔ عشر کی شرح بارانی زمین کے لیے کیا ہے؟

(الف) پانچ فی صد (ب) دس فی صد (ج) بیس فی صد (د) پچیس فی صد

۹۔ زکوٰۃ کے کتنے مصارف بیان کیے گئے ہیں؟

(الف) چار (ب) چھ (ج) سات (د) آٹھ

۱۰۔ جو جانور زکوٰۃ میں شامل ہوں، ان کی کم از کم تعداد کیا ہے؟

(الف) دو اونٹ، پانچ بکریاں (ب) پانچ اونٹ، چالیس بکریاں

(ج) تین گائے، پچاس بکریاں (د) دس اونٹ، دس گائے

جوابات

۱۔	(ج)	۲۔	(ب)	۳۔	(ج)	۴۔	(ب)	۵۔	(الف)
۶۔	(ب)	۷۔	(ج)	۸۔	(ب)	۹۔	(د)	۱۰۔	(ب)

سوال 2: **مختصر جواب دیں۔**

(i) **کوئی سے چار مصارف زکوٰۃ تحریر کریں۔**

جواب: زکوٰۃ کے مصارف میں فقراء، مساکین، قرض دار اور فی سبیل اللہ (دین کے فروغ کے لیے خرچ) شامل ہیں۔ ان کے علاوہ عاملین، غلام آزاد کرنے، دل جوئی اور مسافر بھی مستحقین میں شامل ہیں۔

(ii) **سونے اور چاندی پر زکوٰۃ کا نصاب تحریر کریں:**

جواب: سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے (87.48 گرام) اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولے (612.36 گرام) ہے۔ ان پر

www.ilmkidunya.com

اڑھائی فیصد (2.5%) زکوۃ فرض ہے۔

(iii) عاملینِ زکوۃ کی ذمہ داریاں بیان کریں:

جواب: عاملین زکوۃ کو دیانت داری سے زکوۃ وصول کر کے مستحقین میں تقسیم کرنی چاہیے۔ خیانت کی صورت میں سخت وعید ہے کہ جنت ان پر حرام ہوسکتی ہے۔

(iv) اسلام کا نظامِ زکوۃ طبقاتی نظام کے خاتمے کا کیسے ضامن ہے؟

جواب: زکوۃ کی ادائیگی سے طبقاتی تقسیم ختم ہوجاتی ہے، غربت و بے روزگاری کم ہوتی ہے اور گداگری ختم ہوجاتی ہے۔ اس سے طبقاتی فرق بتدریج ختم ہوتا ہے۔

(v) اگر دس (10) تولے سونے کی قیمت تیس (30) لاکھ ہو تو اس پر کتنی زکوۃ ہوگی؟

جواب: اگر 10 تولے سونا 30 لاکھ کا ہو تو زکوۃ:

$$\{30,00,000 \times 2.5\% = 75,000\}$$

یعنی 75 ہزار روپے زکوۃ واجب ہوگی۔

اہم مختصر جوابی سوالات

۱۔ زکوۃ کے لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

جواب: زکوۃ کے لغوی معنی پاک ہونا، بڑھنا اور نشوونما پانا ہیں۔ اصطلاح میں زکوۃ ایک مالی عبادت ہے جو صاحبِ نصاب مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ اڑھائی فیصد کے حساب سے فرض ہے۔

۲۔ زکوۃ کب فرض ہوئی اور اس کا نظام کب مکمل ہوا؟

جواب: زکوۃ یکم رمضان المبارک 2 ہجری کو فرض ہوئی اور اس کا مکمل نظام 9 ہجری میں فتح مکہ کے بعد نافذ ہوا۔

۳۔ زکوۃ کن شرائط پر فرض ہوتی ہے؟

جواب: زکوۃ ہر عاقل، بالغ، آزاد اور صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے، جب اس کے پاس مال ایک سال سے موجود ہو اور وہ بنیادی ضروریات سے زائد ہو۔

۴۔ زکوۃ کی شرح اور نصاب کیا ہے؟

جواب: زکوۃ کی شرح اڑھائی فیصد ہے۔ اس کا نصاب ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا ہے۔ اس سے زائد مال پر سال بعد زکوۃ دینا فرض ہے۔

۵۔ کن جانوروں پر زکوۃ فرض ہے؟

جواب: پانچ اونٹ، تیس گائیں یا بھینسیں اور چالیس بکریاں نصاب میں آتی ہیں، بشرطیکہ وہ سال بھر چراگاہوں میں چرنے والے اور نسل بڑھانے کے لیے رکھے گئے ہوں۔

۶۔ عشر کیا ہے اور کب فرض ہوتا ہے؟

www.ilmkidunya.com

جواب: عشر زرعی پیداوار کی زکوۃ ہے۔ بارانی زمین سے حاصل پیداوار پر دس فیصد اور مصنوعی طریقے سے سیراب زمین پر پانچ فیصد عشر فرض ہوتا ہے۔

۷۔ خمس کیا ہے اور کن پر لاگو ہوتا ہے؟

جواب: خمس مال غنیمت کا پانچواں حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ، رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ کے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے مخصوص ہے۔

۸۔ عاملین زکوۃ کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

جواب: زکوۃ وصول کرنے والے عاملین پر لازم ہے کہ وہ دیانت داری سے مستحقین کو زکوۃ پہنچائیں۔ خیانت کی صورت میں اللہ تعالیٰ اُن پر جنت حرام فرما دیتا ہے۔

۹۔ زکوۃ کے آٹھ مصارف کون سے ہیں؟

جواب: فقرا، مساکین، عاملین، تالیف قلوب، غلاموں کی آزادی، مقروض افراد، فی سبیل اللہ اور مسافر۔ ان آٹھ مدات میں زکوۃ خرچ کی جاسکتی ہے۔

۱۰۔ اسلام کے معاشی نظام میں زکوۃ کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: زکوۃ اسلام کے معاشی نظام کی روح ہے۔ اس سے غربت، بے روزگاری، جرائم اور طبقاتی تقسیم میں کمی آتی ہے اور دولت کی منصفانہ تقسیم ممکن ہوتی ہے۔

سوال 3: تفصیلی جوابات دیں۔

1- زکوۃ کے احکام و مسائل اور معاشرتی اثرات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر ۱، ۵

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام!

- طلبہ اپنے گھر والوں، بزرگوں یا علمائے کرام کی مدد سے زکوۃ کا حساب کریں۔
- زکوۃ کے علاوہ فقرا و مساکین کی مدد کرنے کے دیگر طریقے اپنی نوٹ بک میں لکھیں۔
- زکوۃ و عشر کی حکمتیں تلاش کریں اور کمرا جماعت میں ساتھیوں کو بتائیں۔
- زکوۃ و صدقات، غربت ختم کرنے اور معاشی توازن قائم کرنے میں کیسے مددگار ثابت ہوتے ہیں؟
- اس موضوع پر تحقیق کر کے کمرۂ جماعت میں مباحثے کا اہتمام کریں۔

www.ilmkidunya.com

(ج) فلسفۂ صوم

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- مختلف مذاہب میں روزے کا فلسفہ، اسلام میں روزے کی فرضیت، فضیلت، احکام و مسائل (ادا، قضا، کفارہ اور فدیہ) اور اقسام سمجھ سکیں۔
- رمضان المبارک میں کیے جانے والے مسنون اعمال مثلاً قیام اللیل، کثرتِ صدقات، تلاوت قرآن مجید، مسنون دعائیں، اعتکاف، شب قدر اور فطرانہ کی حکمتوں سے آگاہ ہو سکیں۔
- عملی زندگی پر روزے کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- آداب کے ساتھ روزہ رکھ کر تقوی اور صبر جیسی صفات اپنانے والے بن سکیں۔
- رمضان المبارک کے مسنون اعمال (تلاوتِ قرآن، اعتکاف، صدقہ و خیرات اور فطرانہ) وغیرہ کا اہتمام کرنے والے بن سکیں۔

سوال ۱: قرآن و حدیث کی روشنی میں روزے کے مفہوم، فرضیت اور فضیلت کو بیان کریں۔

جواب: **روزے کا مفہوم**

قرآن مجید میں روزے کو "صوم" کہا گیا ہے۔ "صوم" کا معنی ہے: رک جانا۔ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بعض دوسری جائز خواہشات سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روکے رکھنا، روزہ کہلاتا ہے۔

روزے کی فرضیت و اہمیت

روزہ اسلام کا اہم رکن ہے، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر رمضان المبارک کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾

(سُوْرَةُ الْبَقَرَة: 183)

ترجمہ: "اے ایمان والو تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔"

روزے کی فضیلت

احادیث مبارکہ میں بھی رمضان شریف کے روزوں کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "جس کسی نے رمضان کے روزے ایمان اور احتساب (برائیوں سے اجتناب) کی نیت سے رکھے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔"

(صحیح بخاری: 1901)

روزے کی فرضیت پچھلی امتوں پر بھی

قرآن مجید میں یہ بات واضح انداز میں بیان کی گئی ہے کہ روزے پچھلی امتوں پر بھی فرض کیے گئے تھے۔ اب بھی مختلف مذاہب کے ماننے والے لوگ روزہ رکھتے ہیں، اگرچہ ان کے روزوں کی نوعیت اور وقت مسلمانوں کے روزوں سے مختلف ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوال ۲: روزے کے احکام و مسائل اور روزے کی اقسام کو بیان کریں۔

جواب: **روزے کے احکام و مسائل**

روزے کی فرضیت

رمضان المبارک کے روزے ہر عاقل، بالغ، صحت مند اور مقیم مسلمان پر فرض ہیں۔

مریض یا مسافر کا روزہ چھوڑنا

اگر کوئی مریض یا مسافر ہونے کی وجہ سے روزہ چھوڑے تو وہ بعد میں اس روزے کی قضا کرے گا۔

بیماری کی حالت میں روزہ

جو مسلمان اتنا بیمار ہو کہ اس کے تن درست ہونے کی امید نہ ہو، اس پر روزہ رکھنا فرض نہیں، لیکن وہ ہر روزے کا فدیہ دے گا۔ روزے کا فدیہ ایک مسکین کو دو وقت (صبح اور شام) کا کھانا کھلانا ہے۔

جان بوجھ کر روزہ توڑنا

اگر کوئی شخص جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑ دے، تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں۔ کفارے میں مسلسل ساٹھ روزے رکھنا ضروری ہے اور قضا کے طور پر ایک اضافی روزہ رکھنا پڑے گا۔ اگر درمیان میں کوئی روزہ رہ جائے تو نئے سرے سے روزے رکھنے ہوں گے۔ اگر یہ شخص روزے نہیں رکھ سکتا، تو اسے ساٹھ مسکینوں کو فدیہ دینا ہوگا۔

فدیہ کا طریقہ

فدیہ دینے کی صورت میں ایک مسکین کو ساٹھ دن تک صدقۂ فطر کے برابر غلہ دینا یا ایک ہی دن میں ساٹھ مسکینوں کو صدقۂ فطر کی مقدار دینا جائز ہے۔ صدقۂ فطر کی مقدار غلہ یا قیمت دینے کے بجائے اگر ایک دن صبح و شام ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے، یا ایک مسکین کو ساٹھ دن صبح و شام کھانا کھلایا جائے، تو یہ بھی جائز ہے۔

روزے کی اقسام

روزے کی تین اقسام ہیں:

(i) فرضِ معیّن

وہ روزہ جو لازم ہو اور اس کو ادا کرنے کا وقت متعین ہو، جیسے رمضان کا روزہ اور نذرِ معیّن کا روزہ۔

(ii) فرضِ غیر معیّن

وہ روزہ جو لازم ہو اور اس کو ادا کرنے کا وقت متعین نہ ہو، جیسے کفارے کا روزہ، قضا کا روزہ اور نذرِ غیر معیّن کا روزہ۔

(iii) نفلی روزہ

وہ روزہ جو فرض نہ ہو اور اسے کسی خاص مقصد کے لیے رکھا جائے، جیسے یومِ عرفہ (نو ذوالحجہ) اور نویں و دسویں محرم الحرام کا روزہ۔

www.ilmkidunya.com

سوال ۳: رمضان المبارک کے مسنون اعمال میں فضیلت، تراویح، اعتکاف، شب قدر اور صدقۂ فطر کے متعلق وضاحت کریں۔

جواب: **رمضان المبارک کے مسنون اعمال**

رمضان کی فضیلت

رمضان المبارک اسلامی مہینوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا مہینا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نیکیوں کے ثواب کو ستر گنا تک بڑھا دیتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آیا تو میں نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سوال کیا: ''اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو اس میں کیا دعا کروں؟'' آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا، یہ دُعا کیجیے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (جامع ترمذی: 3513)

ترجمہ: ''اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، پس مجھے معاف فرما دے۔''

تراویح اور قیام اللیل

رمضان میں عشا کی نماز کے بعد تراویح ادا کی جاتی ہے، جس میں مکمل قرآنِ مجید کی تلاوت ہوتی ہے۔ تراویح کو ''قیام اللیل'' بھی کہا جاتا ہے۔ رمضان المبارک اور قرآنِ مجید کا آپس میں گہرا تعلق ہے کیونکہ اسی مہینے میں قرآنِ مجید کا نزول ہوا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رمضان المبارک میں قرآن مجید کی تلاوت کا کثرت سے اہتمام فرمایا کرتے تھے اور حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآنِ مجید کا دور کرتے تھے۔ آخری رمضان المبارک میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دو مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور فرمایا۔

رمضان کے آخری عشرے کی عبادت

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یوں تو پورا سال ہی رات کو اللہ تعالیٰ عبادت فرماتے تھے لیکن رمضان المبارک کے آخری عشرے میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عبادت کا غیر معمولی اہتمام فرماتے تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے گھر والوں کو بھی اللہ تعالیٰ عبادت میں مصروف ہونے کی تلقین فرماتے تھے۔

اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں مسجد میں اعتکاف کرنا نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سنت ہے۔ اس دوران شب قدر کو تلاش کرنا بھی ضروری ہے۔ شبِ قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے، جو بہت ہی خیر و برکت والی رات ہے۔ قرآنِ مجید میں شب قدر کو ایک ہزار مہینوں سے بہتر رات قرار دیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَہْرٍ ③ (سُوْرَۃُ الْقَدْر: 3)

ترجمہ: ''شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔''

صدقۂ فطر

رمضان المبارک مکمل ہونے پر عید کی نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کیا جاتا ہے۔ ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر اپنے اور اپنے نابالغ بچوں کا صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ صدقۂ فطر رمضان کی تکمیل کا شکرانہ ہے اور اس کے ذریعے نادار لوگ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہو جاتے ہیں۔

سوال۴: روزہ انسان کی روحانیت اور عملی زندگی پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے؟

جواب: عملی زندگی میں روزے کے اثرات

تقویٰ کا پیدا ہونا

روزہ رکھنے سے انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے، جو اسے گناہوں سے بچاتا ہے اور نیکی کی طرف راغب کرتا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''روزہ گناہوں کے مقابلے میں ڈھال ہے۔'' (صحیح بخاری:7492)

صلح وصفائی کا مہینہ

رمضان المبارک صلح کا مہینہ ہے، جس میں جھگڑوں سے بچنے کا بھی خاص حکم دیا گیا ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اگر کوئی شخص تم سے لڑائی کرنا چاہے تو اس سے کہہ دو کہ میں روزے سے ہوں۔'' (صحیح بخاری:1894)

برابری اور مساوات کا احساس

اس پاکیزہ مہینے میں جب امیر وغریب، آقا وغلام، حاکم ومحکوم، ایک ماہ تک روزے رکھتے ہیں تو ان میں برابری اور مساوات کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ ایک ہی وقت میں سحر وافطار سے معاشرے میں ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے اور غریب وامیر کا فرق مٹنے لگتا ہے۔

سادگی اور قناعت کی صفت

روزہ دار جب سارا دن بھوکا پیاسا رہتا ہے، تو افطاری کے وقت اسے سادہ سے سادہ چیز بھی انتہائی لذیذ محسوس ہوتی ہے، اس میں روزے دار میں سادگی اور قناعت کی صفت پیدا ہوتی ہے۔

دعا کی قبولیت

روزے دار کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ روزے رکھنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان کی صحت بھی درست رہتی ہے۔

وقت کی پابندی اور نظم وضبط

مقررہ وقت پر سحر وافطار کا اہتمام روزے دار کو وقت کا پابند بناتا ہے۔ یہ احتیاط ہماری زندگی میں نظم وضبط پیدا کرتی ہے اور انسان اپنی بقیہ زندگی کے امور بھی وقت پر انجام دینے کا عادی ہو جاتا ہے۔

جسمانی فوائد

طبیب اس بات پر متفق ہیں کہ معدہ کا ہر وقت بھرا رہنا بہت سی بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔ روزے میں جب معدہ خالی ہوتا ہے، تو انسان کئی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے اور جسم کے اعضا میں قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے۔ فاضل رطوبتوں اور فاسد مادوں سے انسانی جسم پاک ہو جاتا ہے۔

تربیت اور اخلاقی اصلاح

روزہ تربیت کا بہترین نظام ہے، جس میں اخلاق وعادات کی اصلاح کے تمام پہلو موجود ہیں۔ طلبہ کے لیے روزے کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ ذہانت اور حافظے کا تعلق انسان کی خوراک کے توازن اور اس کے معدے کی درستی سے ہوتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

روحانی اور جسمانی فوائد

روزہ نظام ہضم کی درستی میں اہم کردار ادا کرتا ہے گویا روزے سے ہمارا جسم صحت مند رہتا ہے اور ہماری روح بھی پاکیزہ ہو جاتی ہے۔ ہمیں رمضان المبارک کے روزوں کا بھرپور اہتمام انسان کرنا چاہیے تاکہ ہم روحانی و جسمانی بیماریوں سے نجات حاصل کر سکیں اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

حل مشقی سوالات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) روزے کو عربی میں کہتے ہیں:

(الف) صلوٰۃ (ب) صمت (ج) صوم (د) سوم

(ii) جس روزے کو ادا کرنا لازم ہو اور اس کا وقت مقرر ہو اس کو کہتے ہیں:

(الف) فرض معین (ب) فرض غیر معین (ج) مباح (د) نفلی

(iii) صاحب نصاب مسلمان پر عید الفطر کی نماز سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے:

(الف) صدقۂ فطر (ب) فدیہ (ج) کفارہ (د) زکوٰۃ

(iv) جان بوجھ کر رمضان المبارک کا روزہ توڑنے والے شخص پر لازم ہے:

(الف) قضا (ب) کفارہ (ج) قضا اور کفارہ دونوں (د) فدیہ

(v) مقررہ وقت پر سحر و افطار سے انسان کو درس ملتا ہے:

(الف) نظم و ضبط کا (ب) عفو و درگزر کا (ج) استقامت کا (د) سخاوت کا

جوابات

(الف)	(v)	(ج)	(iv)	(الف)	(iii)	(الف)	(ii)	(ج)	(i)

اہم کثیر الانتخابی سوالات

۱۔ روزے کا کیا مفہوم ہے؟

(الف) کھانے پینے سے روکنا (ب) صرف کھانے سے رکنا

(ج) اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خود کو جائز خواہشات سے روکنا (د) پیاس سے رکنا

۲۔ قرآن مجید میں روزے کو کیا کہا گیا ہے؟

(الف) صوم (ب) زکوٰۃ (ج) حج (د) نماز

www.ilmkidunya.com

۳۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت کس پر ہے؟
(الف) بالغ اور عاقل مسلمان پر (ب) صرف مسافر پر (ج) بچے اور غیر مسلمان پر (د) صرف خواتین پر

۴۔ کس مسلمان پر روزے کا فدیہ واجب ہے؟
(الف) جو روزہ رکھ سکے لیکن نہ رکھے (ب) جو بیماری یا عمر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے
(ج) جو سفر میں ہو (د) جو ہمیشہ روزے کی حالت میں رہے

۵۔ رمضان المبارک میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی کیا اہمیت ہے؟
(الف) یہ نفل عمل ہے (ب) یہ فریضہ ہے (ج) یہ مسنون عمل ہے (د) یہ ضروری نہیں

۶۔ رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں کون سا عمل نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے؟
(الف) شب قدر کی تلاش (ب) روزے رکھنا (ج) صدقۂ فطر دینا (د) اعتکاف کرنا

۷۔ رمضان المبارک میں کس کی دعا قبول ہوتی ہے؟
(الف) روزے دار کی (ب) دنیا کے امیر کی (ج) دنیا کے عالم کی (د) جہاد کرنے والے کی

۸۔ رمضان المبارک میں جھگڑوں سے بچنے کی کیا تعلیم دی گئی ہے؟
(الف) لڑائی کرنے کا حکم (ب) روزہ رکھ کر لڑائی کو رد کرنے کا حکم
(ج) سب کو روزہ رکھنے کی کوشش کرنے کا حکم (د) روزہ نہ رکھنے والوں کو سزا دینے کا حکم

۹۔ روزہ رکھنے سے جسم پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟
(الف) جسم میں بیماریوں کا سامنا ہوتا ہے (ب) جسم کے اعضا میں قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے
(ج) جسم کمزور ہو جاتا ہے (د) جسم میں چکنائی کی مقدار بڑھتی ہے

۱۰۔ رمضان المبارک میں روزہ رکھنے سے کیا اخلاقی اثرات مرتب ہوتے ہیں؟
(الف) انسان میں سادگی اور قناعت کی صفت پیدا ہوتی ہے (ب) انسان میں غصہ اور نفرت بڑھتی ہے
(ج) انسان میں فخر اور تکبر بڑھتا ہے (د) انسان کا دل سخت ہو جاتا ہے

جوابات

۱۔	(ج)	۲۔	(الف)	۳۔	(الف)	۴۔	(ب)	۵۔	(ج)
۶۔	(د)	۷۔	(الف)	۸۔	(ب)	۹۔	(ب)	۱۰۔	(الف)

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) صوم (روزے) کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔

جواب: صوم کا معنی ہے "رک جانا" یعنی صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بعض دیگر جائز خواہشات سے خود کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روکے رکھنا، جسے روزہ کہا جاتا ہے۔

(ii) روزے کا فدیہ تحریر کریں۔

جواب: اگر کوئی شخص بیماری یا عمر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو وہ روزے کا فدیہ دے گا۔ فدیہ ایک مسکین کو دو وقت یعنی صبح اور شام کا کھانا کھلانے گے

www.ilmkidunya.com

برابر ہوتا ہے۔

(iii) رمضان المبارک کے روزے کو فرض معین روزہ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: رمضان المبارک کے روزے کو فرض معین اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ روزہ مخصوص وقت (رمضان کے مہینے) میں فرض ہے اور اس کا ادا کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

(iv) ماہِ رمضان کے دو مسنون عمل تحریر کریں۔

جواب: رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا

رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا

(v) روزے کے انسانی صحت پر کوئی سے دو اثرات تحریر کریں۔

جواب: روزہ انسانی جسم میں قوتِ مدافعت پیدا کرتا ہے اور مختلف بیماریوں سے بچاؤ میں مدد دیتا ہے۔

روزہ کے دوران معدے کو آرام ملتا ہے جس سے نظامِ ہضم بہتر ہوتا ہے اور انسانی جسم کی صفائی ہوتی ہے۔

اہم مختصر جوابی سوالات

۱۔ رمضان المبارک کے روزے کی فرضیت کی بنیاد کیا ہے؟

جواب: رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کو مسلمانوں پر فرض کیا ہے اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم نے بھی ان کی اہمیت اور فرضیت کو بار بار بیان کیا ہے۔

۲۔ روزے کے کیا فوائد ہیں؟

جواب: روزے کے فوائد میں روحانی پاکیزگی، تقویٰ کا حصول، جسم کی صفائی اور بیماریوں سے بچاؤ شامل ہیں۔ یہ انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے اور نیکی کی طرف مائل کرتا ہے۔

۳۔ روزے کا فدیہ کب اور کس پر واجب ہوتا ہے؟

جواب: روزے کا فدیہ اس شخص پر واجب ہوتا ہے جو بیماری یا عمر کے باعث روزہ رکھنے سے قاصر ہو اور جس کی صحت کی بہتری کی امید نہ ہو۔ وہ ہر روزے کے فدیہ کے طور پر ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

۴۔ رمضان المبارک کے روزوں کا قرآنِ مجید سے کیا تعلق ہے؟

جواب: رمضان المبارک کے روزوں کا قرآنِ مجید سے گہرا تعلق ہے کیونکہ قرآن مجید کا نزول رمضان المبارک میں ہوا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم رمضان المبارک میں قرآنِ مجید کی تلاوت کا خاص اہتمام کرتے تھے۔

۵۔ رمضان المبارک میں قرآن کی تلاوت کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم رمضان المبارک میں قرآن مجید کی تلاوت کا خاص اہتمام فرماتے تھے اور حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے تھے۔

۶۔ اعتکاف کیا ہے؟

جواب: اعتکاف رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد میں رہ کر عبادت کرنے کا عمل ہے جو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کی سنت ہے۔ اس

www.ilmkidunya.com

دوران بندہ اللہ تعالیٰ کی عبادات اور دُعا میں مصروف رہتا ہے۔

۷۔ شب قدر کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہوتی ہے، جو قرآن مجید کے مطابق ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں عبادات کا خاص ثواب ملتا ہے۔

۸۔ رمضان المبارک کے روزوں کے دوران جھگڑوں سے بچنے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: رمضان المبارک میں جھگڑوں سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جھگڑنا چاہے تو اسے بتا دو کہ وہ روزے سے ہے، تاکہ وہ جھگڑا نہ کرے۔

۹۔ رمضان المبارک میں وقت کی پابندی کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: رمضان المبارک میں وقت کی پابندی انسان کو نظم و ضبط سکھاتی ہے۔ سحر و افطار کے وقت کا اہتمام انسان کو اپنے باقی امور میں بھی وقت کی پابندی کی عادت ڈالتا ہے۔

۱۰۔ روزہ انسان کی صحت پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے؟

جواب: روزہ انسانی صحت پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ یہ جسم کے اعضا میں قوت مدافعت پیدا کرتا ہے، فاسد مادوں کو نکالتا ہے اور نظامِ ہضم کو بہتر بناتا ہے، جس سے انسان بیماریوں سے بچتا ہے۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں۔

1- اسلامی تعلیمات کی روشنی میں صوم (روزے) پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر ا

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام!

- روزے کے احکام و مسائل (مفسدات، مکروہات) کی تفصیل اپنے والدین سے اور مساجد وغیرہ میں جا کر سیکھیں۔
- روزے سے تقویٰ کا حصول کیسے ہوتا ہے؟ اس موضوع پر مذاکرے کا اہتمام کریں۔
- دیگر مذاہب میں روزے کے تصور کے بارے میں معلومات مستند ذرائع سے حاصل کریں۔

www.ilmkidunya.com

(د) فلسفۂ حج و قربانی

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حج کی فرضیت، حکمت اور فلسفے کو سمجھ سکیں۔
- قربانی کے فضائل، احکام اور مسائل سمجھ سکیں۔
- حج کے احکام و مسائل (شرائط، مناسک، اقسام وغیرہ) جان سکیں۔
- حرمین شریفین کی حاضری کے آداب اور عملی زندگی پر حج کے انفرادی و اجتماعی اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- صاحبِ استطاعت ہونے کی صورت میں آداب کے ساتھ حج اور قربانی کرنے والے بن سکیں۔
- فلسفۂ حج کو سمجھتے ہوئے اجتماعیت کی روح کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

سوال ۱: اسلام میں حج کی اہمیت اور فرضیت پر روشنی ڈالیں۔

جواب: **اسلام میں حج کی اہمیت اور فرضیت**

اسلام کے نظامِ عبادت میں نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ حج بھی ایک اہم اور جامع عبادت ہے۔ حج کے لغوی معنی ''ارادہ کرنا'' کے ہیں۔ اصطلاح میں، صاحبِ استطاعت مسلمان کا ایامِ حج میں مناسکِ حج ادا کرنے کے لیے بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کرنا حج کہلاتا ہے۔

حج کی فرضیت کا حکم اور نازل ہونے کا وقت

حج کی فرضیت کا حکم ہجرت کے نویں سال نازل ہوا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ایک حج اور چار عمرے ادا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿97﴾

(سُورَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: 97)

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور جس کسی نے کفر کیا تو بے شک اللہ تعالیٰ جہان (والوں) سے بے نیاز ہے۔''

حج کی حکمت اور فلسفہ

حج ایک ایسی جامع عبادت ہے جو بیک وقت روحانی، بدنی اور مالی عبادات پر مشتمل ہے۔ اس میں انسان اپنے جسم، مال اور روح کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کی کوشش کرتا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''حجِ مبرور (مقبول حج) کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ جس نے حج کیا اور اس نے کوئی فحش اور بے ہودہ بات نہیں کی اور نہ ہی کوئی گناہ کا کام کیا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔'' (جامع ترمذی: 933)

www.ilmkidunya.com

سوال۲: حج کے مناسک اور شرائط بیان کریں اور حج کے دوران اجتناب کرنے والے آداب کی تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: **حج کے مناسک**

حج کے مناسک میں احرام باندھنا، منیٰ جانا، وقوف عرفات، مزدلفہ میں قیام، جمرات کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، حلق کرنا، طواف اور سعی کرنا شامل ہے۔ یہ تمام اعمال عبادت کی مختلف شکلیں ہیں، جنھیں مسلمان اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ادا کرتے ہیں۔

حج کی شرائط

مرد اور عورت پر حج لازم ہونے کے لیے چند شرائط ہیں:

(۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) تن درست ہونا

اتنے مال کا مالک ہونا کہ حج کے زادِ راہ کے علاوہ اس کے پاس اہل خانہ کی گزر بسر کے لیے مناسب رقم موجود ہو۔ مرد کے لیے مخصوص لباس (احرام) پہننا ضروری ہے، جو دو بغیر سلی ہوئی سفید چادروں پر مشتمل ہوتا ہے۔

حج کے ایام اور مناسک کی تکمیل

حج کے مناسک آٹھ ذوالحجہ "یوم الترویہ" سے شروع ہو کر تیرہ ذوالحجہ کو اختتام پذیر ہوتے ہیں۔ ان ایام میں مختلف عبادات اور مناسک جیسے وقوف عرفات، طواف، سعی وغیرہ کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

آدابِ حج

حج کے دوران کچھ آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے، جن میں شامل ہیں:

(۱) غیر اخلاقی حرکتوں، گالی گلوچ اور جھگڑے سے اجتناب کرنا۔

(۲) بعض حلال امور جیسے شکار اور تعلق زوجیت سے بھی منع کیا گیا ہے۔

(۳) حج کے دوران انسان کو ہر قسم کی غیر اخلاقی حرکتوں سے بچنا چاہیے تاکہ اس کی عبادت مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو۔

سوال۳: حج کے اہم مراحل کی شرعی ترتیب اور ان کے اوقات کیا ہیں؟

جواب: **احکام و مسائل**

۱۔ میقات اور احرام کی پابندیاں

جو شخص مکہ مکرمہ کے علاوہ کسی بھی ملک سے حج کے لیے آتا ہے، اس پر لازم ہے کہ وہ میقات سے احرام باندھ کر حرم کی حدود میں داخل ہو۔ میقات ان مقامات کو کہتے ہیں جو خانہ کعبہ کے چاروں طرف مخصوص فاصلے پر مقرر کیے گئے ہیں، جہاں سے بغیر احرام کے داخل ہونا منع ہے۔ پاکستان سے آنے والوں کا میقات "یلملم" ہے، جو خانہ کعبہ سے 128 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ پاکستانی حاجی اگر پہلے مکہ مکرمہ جا رہے ہوں تو انھیں جہاز میں میقات کی حدود میں داخل ہونے سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے، جو وہ گھر سے، ہوائی اڈے سے یا جہاز میں باندھ سکتے ہیں۔ اگر پاکستانی حاجی پہلے مدینہ منورہ جائیں تو احرام باندھنا ضروری نہیں ہوتا۔

۲۔ مکہ مکرمہ کے رہائشیوں کا حج

جو شخص مکہ مکرمہ کا رہائشی ہو، وہ پہلے سے احرام کی حدود میں ہوتا ہے، اس لیے وہ صرف آٹھ ذوالحجہ کو حج کی نیت سے احرام باندھتا ہے اور مناسکِ حج ادا کرتا ہے۔ اس لیے اس کو "مفرد" یعنی صرف حج کرنے والا کہا جاتا ہے اور حج کی اس قسم کو حجِ افراد کہا جاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

۳۔ حج کی اقسام

حج افراد: صرف حج کی نیت سے احرام باندھ کر حج کرنا۔

حج قران: عمرہ اور حج دونوں کی اکٹھی نیت کرنا اور احرام نہ اتارنا۔

حج تمتع: پہلے عمرہ کیا جائے، احرام اتارا جائے، پھر 8 ذوالحجہ کو حج کے مناسک کی ادائی کے لیے نیا احرام باندھا جائے گا۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حج قران ادا فرمایا، جو فضیلت والا حج ہے۔

۴۔ احرام اور تلبیہ

حاجی آٹھ ذوالحجہ (یوم الترویہ) کو فجر کی نماز کے بعد احرام باندھ کر دو رکعت نماز پڑھتے ہیں اور حج کی نیت کرتے ہیں۔ پھر باآواز بلند تلبیہ پڑھتے ہیں:

لَبَّيْكَ. اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ. إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ. لَا شَرِيْكَ لَكَ

ترجمہ: ”میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، تیرے ہی لیے تعریفیں ہیں، نعمتیں اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔“

۵۔ یوم الترویہ (8 ذوالحجہ)

احرام باندھنے کے بعد حاجی منیٰ کی جانب روانہ ہوتے ہیں، جو مکہ مکرمہ سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ وہاں وہ نمازیں ادا کرتے ہیں اور رات وہیں قیام کرتے ہیں۔

۶۔ وقوف عرفہ (9 ذوالحجہ)

فجر کی نماز کے بعد حاجی عرفات کے میدان کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ یہاں وقوف عرفہ ادا کیا جاتا ہے، جو حج کا سب سے اہم رکن ہے۔ ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی پڑھی جاتی ہے، خطبہ حج سنا جاتا ہے۔ مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ روانگی ہوتی ہے۔

۷۔ مزدلفہ کی رات (9-10 ذوالحجہ)

مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں۔ مزدلفہ کے میدان سے حاجی کنکریاں چنتے ہیں اور رات گزار کر فجر کی نماز ادا کرتے ہیں۔ سورج نکلنے سے پہلے منیٰ کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔

۸۔ یوم النحر (10 ذوالحجہ)

جمرہ عقبہ (آخری ستون) کو سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ پھر قربانی کی جاتی ہے۔ بعد ازاں حاجی حلق (سر منڈوانا) یا قصر (بال چھوٹے کروانا) کرتے ہیں۔ اس کے بعد احرام اتار کر عام لباس پہن سکتے ہیں۔

۹۔ ایام تشریق (11، 12 اور 13 ذوالحجہ)

حاجی منیٰ میں تین راتیں گزارتے ہیں۔ روزانہ تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں مارتے ہیں۔ اگر کوئی حاجی 12 ذوالحجہ کو مغرب سے پہلے منیٰ سے نہ نکل سکے تو وہ 13 ذوالحجہ کو بھی رمی (کنکریاں مرنا) کرے گا۔

www.ilmkidunya.com

۱۰۔ طوافِ زیارت اور سعی

حاجی کسی بھی وقت "طوافِ زیارت" کرتے ہیں اور صفا و مروہ کے مقام پر سعی کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان کا حج مکمل ہو جاتا ہے۔

سوال ۴: حج اور زیارتِ مدینہ کے دوران زائرین کن مقدس مقامات پر حاضری دیتے ہیں اور حج کن اخلاقی اقدار کا مظہر ہے؟

جواب: ۱۔ **حرمین شریفین کا تعارف**

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو "حرمین" کہا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے "دو عزت والی جگہیں"۔ یہ دونوں مقامات دینِ اسلام کے مقدس ترین شہروں میں شمار ہوتے ہیں اور دنیا بھر کے مسلمان حج و عمرہ کے لیے یہاں آتے ہیں۔

۲۔ روضہ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر حاضری

مدینہ منورہ پہنچنے والے زائرین روضہ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر حاضری دیتے ہیں۔ درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ مسجد نبوی میں، خاص طور پر ریاض الجنہ جسے جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ کہا گیا ہے میں نوافل ادا کرتے ہیں۔

۳۔ جنت البقیع کی زیارت

مسجد نبوی کے سامنے واقع تاریخی قبرستان "بقیع غرقد" (عام طور پر جنت البقیع کہا جاتا ہے) میں اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مشاہیر اسلام، مدفون ہیں، جن کی قبور پر زائرین حاضری دیتے ہیں۔

۴۔ حج: اتحاد اور مساوات کی علامت

حج عالمِ اسلام کے اتحاد اور مساوات کا عظیم مظہر ہے۔ اس موقع پر امیر و غریب کا فرق مٹ جاتا ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں میں بھائی چارے، اخوت اور اتفاق و اتحاد کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ حج کے موقع پر مسلمانوں میں آپس کے تعلقات، سیاست، تجارت، تعلیم، دفاع اور دیگر شعبوں میں تعاون اور ہم آہنگی کی فضا قائم ہوتی ہے۔

۵۔ حج کے آداب

تمام حجاجِ کرام کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ لڑائی جھگڑے سے بچیں، گالی گلوچ نہ کریں، فتنہ و فساد اور بے پردگی سے مکمل اجتناب کریں۔

سوال ۵: قربانی کا روحانی مقصد اور اس کے شرعی احکام کیا ہیں؟

جواب: ۱۔ **قربانی کی تعریف**

قربانی سے مراد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے عید الاضحیٰ کے دنوں میں مخصوص جانور کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کے مطابق ذبح کرنا ہے۔

۲۔ قربانی کی فضیلت

عید الاضحیٰ کے دن قربانی سے بڑھ کر کوئی عمل فضیلت والا نہیں ہے۔ یہ دن سال کا افضل ترین دن شمار ہوتا ہے۔ قربانی نہ کرنے پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سخت وعید فرمائی ہے۔

حدیث مبارکہ

ترجمہ: "جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔" (سنن ابن ماجہ: 3123)

www.ilmkidunya.com

۳۔ قربانی کا وقت اور طریقہ

عید کی نماز سے پہلے قربانی جائز نہیں۔ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل عمل ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے ہاتھ سے جانور ذبح نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا مسلمان اس کی جگہ جانور ذبح کر سکتا ہے مگر اس کی اجازت سے۔

۴۔ قربانی کا فلسفہ

قربانی صرف جانور ذبح کرنے کا نام نہیں، بلکہ اس کا روحانی مقصد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کرے۔ اس بات کا عہد کرے کہ اگر ضرورت پڑے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کرنے سے دریغ نہیں کرے گا۔

حل مشقی سوالات

سوال ۱: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مناسک حج میں سے ہے:

(الف) احرام باندھنا (ب) غسل کرنا (ج) وضو کرنا (د) خوش بو لگانا

(ii) حدود حرم کا وہ مقام جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے، کہلاتا ہے:

(الف) میقات (ب) عرفات (ج) مشعر حرام (د) مزدلفہ

(iii) وہ حج جس میں حج اور عمرہ کے لیے اکٹھے احرام باندھا جاتا ہے، کہلاتا ہے:

(الف) حج قران (ب) حج تمتع (ج) حج مبرور (د) حج اکبر

(iv) حج کا رکن اعظم ہے:

(الف) وقوف عرفات (ب) احرام باندھنا (ج) طواف کرنا (د) سعی کرنا

(v) عید الاضحیٰ کے دن کا سب سے افضل عمل ہے:

(الف) لوگوں سے عید ملنا (ب) صاف ستھرے کپڑے پہننا (ج) غسل کرنا (د) قربانی کرنا

جوابات

(i)	(الف)	(ii)	(الف)	(iii)	(الف)	(iv)	(الف)	(v)	(د)

اہم کثیر الانتخابی سوالات

۱۔ حج کے لغوی معنی کیا ہیں؟

(الف) عبادت کرنا (ب) دعا مانگنا (ج) ارادہ کرنا (د) طواف کرنا

۲۔ حج فرض ہوا تھا:

(الف) ہجرت کے دسویں سال (ب) فتح مکہ کے بعد

(ج) ہجرت کے نویں سال (د) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی وفات کے سال

www.ilmkidunya.com

۳۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے حج ادا فرمائے؟

(الف) دو (ب) ایک (ج) تین (د) چار

۴۔ حج مبرور کی جزا کیا ہے؟

(الف) بخشش (ب) صدقہ (ج) جنت (د) کفارہ

۵۔ حج کن تین عبادات پر مشتمل ایک جامع عبادت ہے؟

(الف) روحانی، بدنی، مالی (ب) نفلی، فرض، سنت (ج) نماز، روزہ، زکوٰۃ (د) نیت، طواف، قربانی

۶۔ حج کی ادائیگی کے دن کون سے ہیں؟

(الف) یکم سے 10 محرم (ب) یکم سے 10 ذوالقعدہ

(ج) 8 سے 13 ذوالحجہ (د) 10 سے 15 ربیع الاول

۷۔ **وہ حاجی جو عمرہ کے بعد احرام کھول کر حج کے لیے دوبارہ احرام باندھے، اسے کیا کہا جاتا ہے؟**

(الف) حج افراد (ب) حج قران (ج) حج تمتع (د) حج واجب

۸۔ **میقات سے کیا مراد ہے؟**

(الف) طواف کرنے کی جگہ (ب) قربانی کرنے کا مقام (ج) احرام باندھنے کی حد (د) خطبہ سننے کی جگہ

۹۔ **قربانی کا فلسفہ کیا ہے؟**

(الف) گوشت تقسیم کرنا (ب) اللہ کی رضا کے لیے خواہشات کی قربانی

(ج) جانور کی افزائش (د) سنت پوری کرنا

۱۰۔ **جس شخص کے پاس قربانی کی وسعت ہو اور وہ نہ کرے، اس کے لیے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟**

(الف) اس پر روزہ رکھنا لازم ہے (ب) وہ اللہ کے غضب کا مستحق ہے

(ج) وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے (د) اس کا روزہ قبول نہ ہو

جوابات

۱۔	(ج)	۲۔	(ج)	۳۔	(ب)	۴۔	(ج)	۵۔	(الف)
۶۔	(ج)	۷۔	(ج)	۸۔	(ج)	۹۔	(ب)	۱۰۔	(ج)

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) حج کی فرضیت بیان کریں۔

جواب: حج ہجرت کے نویں سال فرض کیا گیا۔ یہ صاحب استطاعت مسلمانوں پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔"

(ii) کوئی سے چار مناسک حج تحریر کریں۔

جواب: (۱) احرام باندھنا (۲) وقوف عرفہ

www.ilmkidunya.com

(۳) جمرات کو کنکریاں مارنا (۴) طواف اور سعی کرنا

(iii) حج کی شرائط تحریر کریں:

جواب: حج کے لیے ضروری ہے کہ آدمی مسلمان، بالغ، عاقل، تندرست ہو اور اتنے مال کا مالک ہو کہ سفر حج اور گھر والوں کے اخراجات برداشت کر سکے۔ مرد کے لیے احرام کی دو بغیر سلی چادریں پہننا بھی شرط ہے۔

(iv) قربانی کا فلسفہ بیان کریں:

جواب: قربانی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کرنا ہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کی پیروی اور اللہ کے حکم پر جان دینے کے جذبے کا اظہار ہے۔

(v) حج اُمت مسلمہ میں اجتماعیت کے فروغ کا کیسے سبب بنتا ہے؟

جواب: حج کے موقع پر دنیا بھر کے مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر اتحاد، اخوت، مساوات اور بھائی چارے کا عملی مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس سے مسلمانوں کے درمیان دینی، سماجی اور سیاسی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔

اہم مختصر جوابی سوالات

۱۔ حج کے لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

جواب: حج کے لغوی معنی ''ارادہ کرنا'' کے ہیں۔ اصطلاح میں صاحب استطاعت مسلمان کا ایام حج میں مخصوص عبادات کے ذریعے بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کرنا حج کہلاتا ہے۔

۲۔ حج کن تین عبادات کا مجموعہ ہے؟

جواب: حج ایک جامع عبادت ہے جو روحانی، بدنی اور مالی عبادات کا مجموعہ ہے۔ اس میں نیت، جسمانی مشقت اور مالی خرچ شامل ہیں۔

۳۔ میقات سے کیا مراد ہے؟

جواب: میقات وہ مقام ہے جہاں سے غیر ملکی افراد کے لیے احرام باندھنا لازم ہے۔ بغیر احرام کے میقات عبور کرنا جائز نہیں۔

۴۔ پاکستان سے جانے والے حجاج کرام کے لیے میقات کون سا ہے؟

جواب: پاکستان سے جانے والے حجاج کرام کے لیے میقات ''یلملم'' ہے، جو مکہ مکرمہ سے تقریباً 128 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

۵۔ حج کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: حج کی تین اقسام ہیں:

(۱) حج افراد (۲) حج تمتع (۳) حج قران

۶۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم نے کون سا حج ادا فرمایا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم نے ''حج قران'' ادا فرمایا تھا، جس میں عمرہ اور حج ایک ہی احرام میں ادا کیے جاتے ہیں۔

۷۔ وقوف عرفہ کب اور کہاں ادا کیا جاتا ہے؟

www.ilmkidunya.com

جواب: وقوف عرفہ 9 ذوالحجہ کو میدان عرفات میں ادا کیا جاتا ہے۔ یہ حج کا سب سے اہم رکن ہے اور اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔

۸۔ مزدلفہ میں حاجی کیا کرتے ہیں؟

جواب: مزدلفہ میں حاجی مغرب اور عشا کی نماز اکٹھی پڑھتے ہیں، رات وہیں گزارتے ہیں اور جمرات کے لیے کنکریاں جمع کرتے ہیں۔

۹۔ طواف زیارت کیا ہے اور کب کیا جاتا ہے؟

جواب: طواف زیارت حج کا فرض طواف ہے، جو مناسک حج کی ادائیگی کے بعد حرم میں کیا جاتا ہے۔ یہ 10 سے 12 ذوالحجہ کے درمیان کیا جا سکتا ہے۔

۱۰۔ قربانی نہ کرنے والوں کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے، تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔“

(سنن ابن ماجہ: 3123)

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

1- حج و قربانی کے احکام و مسائل پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر ۱، ۵

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

حج کے احکام و مسائل (مفسدات، مکروہات) کی تفصیلات اپنے والدین اور مساجد وغیرہ سے سیکھیں۔

حج اور قربانی کے فلسفہ پر کمرا جماعت میں مباحثے کا اہتمام کریں۔

احرام باندھنے کی اور تلبیہ کہنے کی عملی مشق کریں۔

حج کے درج ذیل مناسک کو ترتیب زمانی کے اعتبار سے لکھیں۔

- تلبیہ
- میقات/ احرام باندھنا
- رمی جمرات
- حلق یا قصر
- طواف زیارت
- ھدی (قربانی)
- وقوف عرفات
- طواف وداع

www.ilmkidunya.com